یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۲

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

یا ایہا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء — ۲۲ شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت

رؤسا و جاگیرداروں سے	سے
عام خریداران سے	شر
ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ تہنیت نامہ اہلحدیث سال نو ۔ صا

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صا

مسئلہ تقلید شخصی ۔ ۔ ۔ ۔ صلا

کیا شاعری مانع نبوت نہیں (قادیانی مشن) صا

مرزا صاحب کی دو رنگی بابا نانک کے متعلق صا

... اور معتزلہ اکثر مسائل میں متفق ہیں ۔ صا

تعلیم کی ضرورت ۔ ۔ ۔ ۔ صا

... باران رحمت ۔ ۔ ۔ صا

... کے ایک شبہ اور اس کے چند استدلالات صا

... ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صا

متفرقات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صا

... ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صا

... ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صا

تہنیت نامہ اہلحدیث سال نو

(نتیجہ فکر جناب محمد عبد الشان صاحب قریشی۔ رام پور ضلع سہارنپور)

سال نو کا آگیا کس شان سے اہلحدیث
اک طرف ہیں کفر و بدعت شرک کی افواج سب
دوسرے اپنے بڑوں کے کرتے ہیں اقوال پیش
دہریت سے ہے ملا کوئی کفر و شرک سے
دیوتاؤں سے طلب کرتا ہے کوئی پیر سے
شرک و بدعت چھوڑ دو اللہ پر رکھو نظر
نذر کا ذکر کا نہیں کلیان نہیں ہے کوئی ذکر
ہے پچھڑا نام سے شرک و کفر کذب و افترا

مؤمنوں کو ہے یہ پیارا جان سے اہلحدیث
ہے مقابل میں کفر انس آن سے اہلحدیث
کرتا استدلال ہے قرآن سے اہلحدیث
زیب پیدا کرتا ہے ایمان سے اہلحدیث
انکا سمجھاتا ہے معنی عیان سے اہلحدیث
کہہ رہا ہے کیا سنو تم کان سے اہلحدیث
رنگ جھلاتا ہے یہ برہان سے اہلحدیث
دور کرتا ہے تمہیں شیطان سے اہلحدیث

دین کا سودا کر قریشی اسی کی معرفت
یہ بچا دیگا تمہیں نقصان سے اہلحدیث

خلاصۂ اخبار

امرتسر شہر میں ۲ تا ۸ نومبر ۱۲۵ بچے پیدا ہوئے اور ۹۹ اموات واقع ہوئیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا پنجاہ سالہ جشن جوبلی ۲۳ تا ۲۶ دسمبر اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد ہوگا

معاصر "پرتاپ" ۸ نومبر میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ موضع گنگا پور ضلع میرٹھ میں ایک ہندو لڑکا پچھلے جنم کے حالات بتاتا ہے۔ جس کی تصدیق سرکردہ آریہ پنڈتوں نے کی ہے۔

دہلی میں شو مندر کے جھگڑے کی وجہ سے دفعہ ۱۴۴ کی توسیع غیر معین وقت تک کر دی گئی ہے

کانپور میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے متعلق حکام نے ایک سو اشخاص کو جن کے خلاف نقض امن کا اندیشہ تھا۔ گرفتار کر لیا ہے۔

جاپانی افواج کینٹن کو فتح کر کے فرانسیسی علاقہ ہند چینی کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

لندن۔ لارڈ ریڈنگ نے اعلان کیا ہے کہ مشہور یہودی ایڈی کنٹر نے جرمنی اور آسٹریا سے ہجرت کر کے یہاں آنے والے یہودیوں کے لئے جو ایک لاکھ پونڈ دیئے تھے۔ اس روپیہ سے یہودیوں کو فلسطین اور دیگر ممالک میں آباد ہونے میں امداد دی گئی

بمبئی ۸۔ نومبر اندازہ لگایا گیا ہے کہ جب سے برطانیہ نے معیار طلائی ترک کیا ہے ۳۔ ارب ۲۱ لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ کی مالیت کا سونا ہندوستان غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے متعدد سرکاری و غیر سرکاری عہدیدار جھاڑو اور ٹوکرے لیکر دیہات میں گئے اور وہاں کے گلی کوچے صاف کئے۔

وزیر اعظم برطانیہ نے مسولینی سے پھر ملاقات کرنے کے لئے تلعہ پیام شروع کر دیا ہے۔

۷ نومبر سے ۱۵ تک ہفتہ فلسطین منایا جائے

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ فلسطین دہلی نے حسب ذیل اپیل شائع کی ہے

"فلسطین کے حالات پہلے سے بہت زیادہ نازک ہو رہے ہیں اس لئے آل انڈیا مجلس تحفظ فلسطین عنقریب عملی قدم اٹھانے والی ہے۔ پروگرام مرتب کر کے کام شروع کر دیا جائیگا۔ قبل ازیں ایک مرتبہ پھر مسلمانان ہند کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ ارباب فلسطین اور مسجد اقصیٰ کی حفاظت و حرمت کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہو جائیں اور رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں [illegible] ہفتہ فلسطین منا کر اپنی حالت [illegible] متحد کر لیں۔
آل انڈیا مجلس تحفظ فلسطین کی شاخوں اور جمعیۃ علماء ہند [illegible]

ضروری گذارش

جن خریدار اصحاب کی قیمت اخبار ماہ نومبر میں ختم ہے ان کے نمبر خریداری سابقہ پرچہ میں دیئے گئے ہیں۔ مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد ارسال کر دیں۔ اگر مہلت یا انکار کی اطلاع ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۱۵ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

مدرسہ محمدیہ چھپرہ | گذشتہ سال جن حضرات نے مدرسہ محمدیہ چھپرہ کی اعانت معرفت مولوی خلیل سفیر مدرسہ کے کی تھی ان کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں۔ امسال پھر مولوی خلیل موصوف روانہ کئے جا رہے ہیں امید کرتا ہوں کہ بفضل خدا اصحاب کرم کی مہربانی سے مدرسہ امسال بھی فیضیاب ہوگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ مدرسہ کی حالت زلزلہ کے بعد بہت خراب ہوگئی اور ادھر دو مہینوں سے تو بندی کرنا پڑا۔ لیکن اس وقت سے آج تک کسی نہ کسی طرح اس کا وجود قائم رہا۔ بہر حال پھر سامان ایسا ہو گیا ہے کہ مدرسہ باقاعدہ خوبی اور اچھی شان کے ساتھ چلایا جائے۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ ۱۵ شوال سے مدرسہ شروع ہو جائیگا۔ [illegible] نے ایک مستقل طعام و مکان کا بھی انتظام کر لیا ہے۔ فقط والسلام۔ (مولوی) علی از چھپرہ۔

نمبر مقدمہ ۵۵۸ — فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمٰی خونا ولد وزیرا ذات راجپوت سکنہ مڑال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۴ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

: بورڈ کی مہر :

نمبر مقدمہ ۵۸۱ — فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمٰی لال دین ولد جمیتا ذات گوجر سکنہ رنگڑہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۵ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور۔

: بورڈ کی مہر :

سفرنامہ حجاز۔ از قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری مرحوم۔ جو اصحاب حج کا عزم رکھتے ہیں انہیں چاہیئے کہ کتاب مذکور منگوا کر اپنے ہمراہ رکھیں بہت [illegible] قیمت عمر۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

NATIONAL ... UNIVERSITY DELHI
کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۷- رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب الفقیہ امرتسر

"اہلحدیث" جب سے جاری ہؤا ہے مسئلہ تقلید شخصی پر بہت سے اصحاب اس کے مخاطب رہے ہیں۔ ایک وقت گزرا ہے کہ اس مسئلہ میں مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری سے خطاب ہو رہا تھا جو کتاب کی صورت میں مطبوعہ مل سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد مولوی عبد العزیز آف گوجرانوالہ سے خطاب ہوتا رہا۔ یہ بھی مطبوعہ مل سکتا ہے۔ یہ دو تو اصحاب آپس میں ہم مشرب (دیوبندی) ہیں۔ آج ہمارا خطاب مولوی محمد شریف صاحب ساکن کوٹلی لوہاراں (ضلع سیالکوٹ) سے ہے جو پکے بریلوی اور پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے مرید ہیں۔ ہم ان کے مضمون کی بھی وہی عزت کرتے ہیں جو دیگر علمائے مقلدین کے مضامین کی کرتے رہے ہیں۔ یعنی سارے کا سارا نقل کر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں تاکہ ان کو حق و باطل میں تمیز کرنے کا ایک اچھا موقع مل جائے۔

ہمیں اس شریفی مضمون سے خاص دلچسپی ہے کیونکہ موصوف نے اس میں اصطلاحات منطقیہ سے بھی کام لیا ہے۔ اور جس مضمون میں منطقی اصطلاحات سے کام لیا گیا ہو وہ ہمارے لئے خصوصاً موجب مسرت اور باعث کشش ہوتا ہے کیونکہ علوم آلیہ میں سے علم منطق ہمارے نزدیک محبوب ترین علم ہے۔

مقام حیرت ہے کہ مسئلہ تقلید شخصی کو اہل تقلید دلیل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ تقلید کی ماہیت ہی میں عدم علم داخل ہے اور بقول امام غزالی (قدس سرہ) تقلید علم کے کسی درجے میں نہیں۔ (المستصفیٰ للغزالی) پھر جس چیز کی ماہیت میں عدم علم داخل ہو اسکو علم سے ثابت کرنا جمع بین المتنافیین اور تفریق... خیر یہ ان کا طریق کار ہے وہ جس طرح چاہیں کریں۔

پیر جماعت علی شاہ علی پوری کو ان کے کسی مرید نے مقام گوا علاقہ بمبئی سے چند سوال بھیجے۔ انہوں نے بغرض جواب مولوی محمد شریف صاحب کو بھجوا دیئے مولوی صاحب نے ان کے جوابات الفقیہ مورخہ ۱۴ اکتوبر میں درج کرائے۔ سوالات مع جوابات الفقیہ سے لے کر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ناظرین دونوں کو ساتھ ملا کر اس مضمون کو غور سے پڑھیں:-

"سوالات یہ ہیں۔"

مذاہب اربعہ و ائمہ اربعہ کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں نہ اس کی ضرورت نہ ثواب ہے۔

مذاہب اربعہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں بھی نہ تھے۔

ایک دین کی بجائے چار بنانے کی کیا حاجت؟

دین مکمل ہو چکا پھر مذاہب اربعہ کو کیوں قائم کیا گیا؟

ہمارا دین اسلام ہے ہم مسلمان، پھر حنفی، شافعی کہلانا کیوں؟

ائمہ اربعہ نے اپنی تقلید کے لئے نہیں فرمایا۔

چار نمازیں چار مذاہب پر پڑھیں تو پانچویں نماز کس مذہب پر پڑھی جاوے؟

اس عقیدہ کے آدمی سے ملنا جلنا مجالست و مواکلت کا کیا حکم ہے؟

اسماء سائلین۔ قادر خان۔ عمر خان شیخ فقیر۔ شیخ آدم۔ شیخ عثمان۔ شیخ یعقوب وغیرہم۔ ازواسکو ڈے گاما۔ علاقہ گوا۔

الجواب وباللہ التوفیق

قرآن کریم میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں۔ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ...

[illegible] (۲۳)

کہ تیرا رب (یا رسول اللہ) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے پسند فرماتا ہے " اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے جس کو پسند فرمائے وہ مالک ہے۔ اس کے پسند فرمانے پر کسی کو اعتراض کا حق نہیں ہے۔ (سلہ) چنانچہ اللہ تعالے نے اپنے لاکھوں فرشتوں میں سے چار فرشتوں کو پسند فرمایا اور سب سے افضل بنایا جبرئیل علیہ السلام۔ میکائیل علیہ السلام۔ اسرافیل علیہ السلام عزرائیل علیہ السلام کوئی نہیں کہہ سکتا نہ کسی کو حق حاصل ہے کہ کہے اللہ تعالیٰ نے ان چاروں کو کیوں منتخب فرمایا۔ وہ مالک و مختار ہے۔ جسے چاہے پسند فرمائے۔ کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں۔ لا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ (پ ۱۷)

اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے حق تعالیٰ نے چار پیغمبروں کو اولوالعزم بنایا اور سب پر (سلہ) فضیلت دی۔ ابراہیم علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام۔ عیسیٰ علیہ السلام۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہؤا۔ اللہ تعالیٰ جیسے چاہے کرے جسے چاہے پسند کرے کسی کو اعتراض کا حق نہیں۔

اسی طرح اللہ تعالے نے اپنے رسولوں پر کئی صحیفے نازل فرمائے۔ مگر چار (ہی) کتابوں کو سب پر فضیلت دی۔ توراۃ۔ زبور۔ انجیل۔ فرقان۔ اس میں بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہؤا۔ وہ جسے چاہے پسند فرمائے۔

اسی طرح ہزارہا صحابہ میں سے اللہ تعالے نے چار (سلہ) اصحاب کو ممتاز فرمایا اور سب پر فضیلت دی۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی رضی اللہ عنہم۔ اس میں بھی کسی کو اعتراض کا حق نہیں سو وہ جو چاہے کرے۔ جسے چاہے عزت دے اور پسند کرے۔

اسی طرح سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے رواج دینے والے ہزارہا ارباب طریقت میں سے حق تعالیٰ نے چار ہی کو منتخب فرمایا۔ چار ہی (سلہ) سلسلے نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی پسند فرمائے اور دنیا کو ان چاروں سلسلوں میں مسلک فرمایا۔ اس میں بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہؤا۔ اللہ جسے چاہے پسند فرمائے۔

اسی طرح ہزارہا مجتہدین شریعت میں سے اللہ تعالیٰ نے چار ہی کو (سلہ) پسند فرمایا اور دنیا کو ان چاروں کا ہی گرویدہ بنایا۔ امام اعظم و امام مالک و امام شافعی و امام احمد رضی اللہ عنہم۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان چاروں کو اللہ نے کیوں مقبول (سلہ) فرمایا۔ یہ اللہ تعالے کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کرے۔ تفسیر احمدی میں حضرت ملا جیون استاذ عالمگیر علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مذاہب اربعہ کا انحصار محض فضل الٰہی پر بنی ہے۔ اللہ تعالے جسے چاہے پسند کرے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالے کسی کو اپنا محبوب بناتا ہے تو پہلے آسمانوں پر اس کی محبوبیت کا چرچا ہوتا ہے۔ پھر زمین میں اس کی قبولیت عامہ ہو جاتی ہے۔ حق تعالے کی طرف سے یہ ندا ہوتی ہے کہ میں فلاں شخص کو دوست رکھتا ہوں تم بھی اُسے دوست رکھو۔ پھر ہر ایک کے دل میں اُس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

پس مذاہب اربعہ اگر خدا کے نزدیک مقبول و محبوب نہ ہوتے تو دنیا میں اُن کی قبولیت نہ ہوتی۔ قرآن شریف میں بھی اللہ تعالے نے فرمایا ہے:۔ اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل اچھے کئے اللہ تعالے اُن کی دوستی اور محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہے (سلہ)۔

جاننا چاہئے کہ شروع شروع حدیثوں کے لکھنے کا رواج نہ تھا۔ زبانی روایتیں بیان کیا کرتے تھے۔ وضاعین نے موقعہ پا کر حدیثیں وضع کرنی شروع کیں اور کئی حدیثیں من گھڑت بنا کر رواج دیں۔ اُس وقت صحیح، ضعیف، موضوع حدیث کا امتیاز مشکل ہو گیا۔ لوگوں نے اسنادیں بھی گھڑنی شروع کیں تو اور مشکل پیدا ہو گئی

سلہ بے شک اعتراض نہیں جسے چاہے بادشاہ بنائے جسے چاہے وزیر۔ بادشاہ مومن ہو یا کافر۔ ہمارا کوئی حق نہیں کہ اس پر اعتراض کریں۔ وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْکَهٗ مَنْ یَّشَآءُ۔ مگر یہ صیغہ تکوینی ہے۔ تشریعی حدود تک اس کا اثر لازمی نہیں۔ (اہلحدیث)

سلہ بے شک چار کو اولوالعزم بنا کر فضیلت دی مگر افضل اور مطاع ایک ہی کو قرار دیا۔ جس کا ارشاد ہے وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔ یعنی اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کو میری تابعداری کے سوا چارہ نہ تھا۔ (اہلحدیث)

سلہ چار اصحاب کو خلافت پر ممتاز فرمایا ورنہ رتبہ میں اور بھی ان کے مساوی ہیں۔ ابو عبیدہ امین الامت کسی طرح کم نہیں۔ عشرہ بشرہ کی فضیلت تو مشہور ہے۔ حافظ ابن حزم محدث کا قول تو یہ ہے امت میں سب سے افضل ازواج مطہرات ہیں۔ پس آپ کا یہ جملہ منظور فیہ ہے۔ بعد ثبوت آپ کے دعوے کا مثبت نہیں۔ (اہلحدیث)

سلہ ان سلسلوں میں آپ نے مجددی سلسلہ کیوں چھوڑ دیا اور چودہ خانوادے بھی بھول گئے۔ (اہلحدیث)

سلہ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ صحیح ترمذی اور شروع حدیث میں دیکھئے کہ کتنے ائمہ مذاہب ملتے ہیں۔ (اہلحدیث)

سلہ بے شک ائمہ اربعہؒ مقبولان خدا سے ہیں مگر کیا سارے صحابہ کرام (ابوہریرہؓ۔ ابن عباسؓ۔ حضرت عائشہؓ اور خلفائے اربعہؓ) مقبولان الٰہی میں سے نہیں؟ مقبول ہونا اور بات ہے اور مطاع بالتقلید ہونا اور بات ہے۔ پس ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے مقبول خدا ہونے سے اُن کی تقلید کا ثبوت دینا دعویٰ اور دلیل میں تقریب تام نہیں پیدا کرتا۔ (اہلحدیث)

سلہ بے شک دوستی اور محبت پیدا کر دیتا ہے مگر اس دوستی اور محبت کے حقدار سب سے زیادہ صحابہ کرام ہیں پھر کیا ان کے بھی مذاہب مروج ہیں یا ان کی بھی تقلید کی جاتی ہے۔ دیکھئے اپنی کتب اصول کو دیکھئے جہاں لکھا ہے۔ "تقلید الصحابی لیس بواجب" (اہلحدیث)

معیار الحق - مسئلہ تقلید کا رد میں مشہور کتاب ہے (۴) از مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

اس لئے اُس زمانہ کے لوگوں نے بالاتفاق ائمہ اربعہ کو منتخب کیا کہ ان ائمہ کی تحقیق پر عمل کیا جاوے۔ تاکہ ہر ایک کو نئے سرے تحقیق کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ لہٰذا اجماع امت سے ائمہ اربعہ کی تقلید متعین ہوئی اور ان سے علیحدگی سوادِ اعظم سے علیحدگی قرار پائی۔ اور سوادِ اعظم سے الگ ہونے کو سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے من شذ شذ فی النار فرمایا کہ جو الگ ہوا وہ دوزخ میں

ڈالا جائے گا۔ ——— یہ کہنا کہ دین ایک ہے۔ اس کے چار دین کیا کئے۔ سراسر غلط فہمی ہے۔ کیونکہ دین چاروں کا ایک ہی ہے۔ یہ اعتراض دین اور مذہب کے نہ سمجھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ دین تو اسلام ہے اور مذہب طریق عمل کا نام ہے۔ اسلام ایک جنس ہے اس کے تحت میں کئی انواع ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، شیعہ، خارجی، مرجیہ وغیرہم۔ جیسے حیوان ایک جنس ہے جس کے تحت میں

ش تنقید حدیث کے لئے ائمہ اربعہ کو کس نے منتخب کیا اور انہوں نے تنقید کے کیا اصول بتائے؟ ان سب باتوں کا ثبوت بہم پہنچانا آپ کے ذمے ہے۔ ان چاروں اماموں نے اصول تنقید جو بنائے تھے ان کو آپ روشنی میں لائے ہوتے تو ہم بھی غور کرتے۔

مولوی صاحب! میدان مناظرہ اور خانقاہ ارادت دو مقام الگ الگ ہیں۔ خانقاہ ارادت میں بے دلیل بات مریدوں پر اثر کر جاتی ہے جہاں سوال کرنا مرادف کفر ہوتا ہے۔ یقین نہ ہو تو اپنے پیرو مرشد پیر جماعت علی شاہ کے وعظ میں آپ کبھی سوال کر کے دیکھ لیں۔

(اہلحدیث)

ش یہی نمبر سارے مضمون کی جان ہے کہ اجماع امت سے ائمہ اربعہ کی تقلید متعین ہو گئی ہے آپ نے تو حسب عادت صرف زبانی دعویٰ کر کے مضمون کو ختم کر دیا۔ مگر ہم آپ کو بے دلیل جواب دینا نہیں چاہتے بلکہ مع حوالہ جواب عرض کرتے ہیں۔ اللہ آپ کو یہ زور اتنباہ کر سکتے ہیں کہ غلا فی مضمون لکھتے ہوئے یقین کر لیا کیجئے کہ علمائے اہلحدیث خصوصاً اخبار اہلحدیث ابھی زندہ ہے۔ جس کا قول ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں!
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ہم آپ کے دعوے کے خلاف ایک مستند تحریر پیش کرتے ہیں۔ غور سے سنئے!

در المختار (شامی) کا محترم مصنف لکھتا ہے:۔

لیس علی الانسان التزام مذھب معین

(مطبوعہ مصر جلد اول ص۔۔۔)

[illegible] ائمہ اربعہ میں سے کوئی مذہب پکڑنا [illegible]

مصنف موصوف آگے چل کر جلد سوم میں لکھتے ہیں:۔

اما التزامہ فلم یثبت من السمع اعتبارہ ملتزماً۔ (ص۱۹۲)

بتائیے اگر اجماع سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا تو یہ حضرات کیوں اسکو غیر ثابت کہتے۔ حیرانی ہے یہاں تو مولوی صاحب اجماع کے مدعی بنتے ہیں مگر ذرا آگے چل کر سواد اعظم کی آڑ لیتے ہیں۔ اجماع اور سواد اعظم دونو مفہوم باہم مخالف بلکہ متناقض ہیں۔ آپ کی کتب اصول میں یہ ذکر تو ہے کہ اجماع حجت ہے مگر اکثریت کو حجت کسی نے نہیں کہا۔ مثال کے طور پر میں ایک دو مسئلے آپ کے سامنے رکھتا ہوں:۔

(۱) بتائیے وجوب وتر کے مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ اور کونی ہے؟

(۲) قضائے قاضی کے ظاہر و باطن میں نافذ ہونے میں بھی امام صاحب کے ساتھ کونی ہے؟

کیا ان مسائل میں آپ سواد اعظم کی پیروی کرینگے؟

(دیدہ باید) (اہلحدیث)

شلہ یہ نمبر خاص اہل علم کے قابل توجہ ہے آپ اسلام کو بمنزلہ جنس کے کہتے ہیں اور مذاہب اربعہ کو انواع۔

مولوی صاحب سنئے! جنس بحیثیت جنسیت ماہیت متقررہ نہیں ہوتی جب تک اس کے ساتھ فصل مقوم نہ ملے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حیوان بحیثیت حیوان کہیں متحقق نہیں جب تک اس کے ساتھ فصول متحقق نہ ہوں۔ پس اگر اسلام ایک جنس ہے تو وہ حنفیت اور شافعیت سے پہلے متحقق تھا یا نہیں؟ اگر تھا اور یقیناً تھا تو اسلام جنس نہ ہوا۔ اگر نہیں تھا تو اسلام [illegible] ہوا آنحضرت صلعم [illegible]

ماننا پڑیگا کہ خلافت راشدہ بلکہ ولادت ائمہ اربعہ بھی اسلام سے پہلے کی ہے کیونکہ ان اوقات میں حنفیت شافعیت وغیرہ نہ تھی۔

ایک اور طرح سے سچ تو یہ ہے کہ علم منطق کے استعمال سے ہمیں خاص لذت آتی ہے۔ اس لئے جی نہیں چاہتا کہ اس منطقی بحث کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ بقول عرفی ؎

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم
چنانکہ حرف عصا گفت موسےٰ اندر طور

پس غرض یہ ہے کہ جنس کی تعریف اہل منطق کے نزدیک یہ ہے:۔

ھو المقول علی الکثیرۃ المختلفۃ الحقائق۔

اور نوع کی تعریف یہ ہے:۔

ھو المقول علی الکثیرۃ المتفقۃ الحقائق۔

پھر جنس اور نوع دونو ایک کیسے ہوئیں جبکہ ان دونو کی تعریفات متباین ہیں۔ وجوہ مذکورہ کو ملحوظ رکھ کر بتائیے کہ آپ نے سائل کے سوال کو پختہ کر دیا ہے یا جواب دیا۔

واضح ترین طریق سے اہل منطق کی بستی میں بطور خدمتگار رہنے والے بھی جانتے ہیں کہ جو فصل نوع کے لئے مقوم ہوگا وہ جنس کے لئے مقسم ہوگا۔ مثلاً حیوان (جنس) کے ساتھ فصل (ناطق وغیرہ) مل کر انواع بنانے کی وجہ سے مقوم ہونگے تو جنس کے لئے مقسم کہلائینگے جن کی وجہ سے جنس متعدد اشکال میں تقسیم ہو جائے گی۔ فافہم فانہ غیر دقیق۔

اس کے دفعیہ کے لئے آپ کا یہ کہنا کہ دین تقسیم ہو تو نماز، روزے تقسیم ہوتے۔ ایسا قول ہے کہ منطقی سن کر مسکراتا ہوا یہ کہیگا ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

کئی انواع ہیں۔ انسان۔ بقر۔ غنم ابل۔ وغیرہ۔

"پس انسان کو صرف حیوان کہنا اگرچہ انسان بھی حیوان ہے۔ دوسرے انواع سے ممتاز نہیں کرتا۔ تاوقتیکہ اُسے ناطق نہ کہا جائے۔ اسی طرح حنفی اگرچہ مسلمان ہے۔ لیکن اس کو صرف مسلمان کہنا دوسرے انواع (شافعی مالکی۔ حنبلی وغیرہم) سے ممتاز نہیں کرتا۔ تاوقتیکہ اُسے حنفی نہ کہا جائے۔

پس حنفی شافعی کہلانا اس لئے ہے کہ دوسرے انواع سے ممتاز ہو جسطرح سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ پھر بھی کوئی صدیقی، کوئی فاروقی۔ کوئی عثمانی، کوئی علوی کہلاتا ہے۔ اسی طرح مسلمان اپنے مقتداء اور پیشوا کے نام سے حنفی شافعی، نقشبندی، قادری کہلاتا ہے۔

اگر بقول معترض دین کے چار حصے کئے ہوتے تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ احکام بھی تقسیم کرکے بقدر حصہ ہر ایک ادا کرتا۔ یعنی نمازیں پانچ ہیں تو ایک مذہب کے لئے سوا نماز آتی حالانکہ سب پانچ ہی پڑھتے ہیں۔ اسی طرح تیس روزے بھی چار پر تقسیم کرتے۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ چاروں مذاہب میں تیس ہی روزے ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ و حج کے بھی چار حصے نہیں کئے گئے۔ ظہر کی نماز میں چار رکعت فرض ہیں۔ اگر دین کو چار حصے کیا جاتا تو ایک ایک رکعت نماز ظہر کی ہر ایک مذہب کو حصے میں آتی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ چار رکعت فرض ظہر ہر مذہب میں ہے۔ لہٰذا یہ قول سراسر غلط ہے کہ دین کے چار حصے کرکے چار دین بنالئے گئے ہیں۔"

(الفقیہ امرتسر ص۳ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء) (باقی آئندہ)

کیا اچھا ہوتا کہ اگر آپ مضمون لکھ کر مدرسہ دیوبند کے کسی استاد کو دکھا لیتے۔ پھر آپ ایک اور مزیدار بات لکھتے ہیں کہ

حنفی اگرچہ مسلمان ہے لیکن اس کو صرف مسلمان کہنا دوسرے انواع سے ممتاز نہیں کرتا تاوقتیکہ اُسے حنفی نہ کہا جائے۔

یہ کلام بھی اصول منطق کے خلاف ہے۔ ہم عرض کر چکے ہیں کہ جنس لابشرط شئی جنسیت کے درجے میں متقرر نہیں ہوتی جب تک فصل مقوم اس کے ساتھ مل کر اُسے نوع نہ بنادے پھر حنفی کو بحیثیت حنفیت مسلمان کہنا گویا فصل مقوم کے بغیر جنس کو متقرر ماننا ہے جو دابالصیین کے خلاف ہے۔

مولانا! ما علمنا ایا سعد قوم الابل

مجوزی صاحب! آپ تو اس سوال کا جواب دیتے بیٹھے تھے کہ ایک دین سے چار دین کیسے بنا دیئے؟

کیا آپ کا یہ کلام سائل کا جواب ہے یا اس کی تائید ہے؟ ہم تو اس کو سائل کی تائید جانتے ہیں کیونکہ جنس (حیوان لابشرط شئی) مرتبہ جنسیت میں بے شک واحد ہے مگر مرتبہ انواع میں ضرور متعدد ہو جاتی ہے۔

آپ نے حنفیت۔ شافعیت وغیرہ کو نوعیت کا مرتبہ دیکر کسی بزرگ کے شعر کو کیسا صادق ٹھیرایا ہے ؎

دین حق را چار مذہب ساختند
رخنہ در دین نبی انداختند

میں اس موقع پر علمائے مقلدین کو جو علم معقول کے زیور سے آراستہ ہیں بہانگ دہل یہ عرض پہنچانا ہوں کہ وہ اپنے خداداد علم منطق کو ملحوظ رکھ کر جواب دیں کہ حیوان کی جملہ انواع کو متعدد انواع کہا جاتا ہے یا ایک ہی نوع۔ (باقی) (اہلحدیث)

قادیانی مشن

کیا شاعری مانع نبوت نہیں؟

مرزا صاحب قادیانی چونکہ فی الجملہ شاعر بھی تھے۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر یہ ہے ؎

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں ہے مطلب
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

ادھر آیت قرآنی آنحضرت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے حق میں وارد ہے۔ مَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ (الآیہ) ہم نے اس نبی کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ اسے لائق ہے۔

اس لئے مرزا صاحب کے مخالف مسلمانوں کی طرف سے مرزا جی کی نبوت پر منجملہ دیگر اعتراضات کے یہ اعتراض بھی ہوتا ہے کہ آپ شاعر ہیں اور شاعری نبوت محمدیہ کے منافی ہے۔ اس کے جواب میں الفضل ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شاعری منافی نبوت نہیں۔ اور دلیل یہ دی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور اشعار کی شکل میں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جواب صحیح نہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کی نبوت کی حقیقت نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔

سنو! اور غور سے سنو!! مرزا صاحب مستقل نبی ہونے کے مدعی نہ تھے۔ بلکہ بروزی نبی یعنی بروز محمد علیہ السلام ہونے کے مدعی تھے۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر یہ بھی ہے ؎

آدمم نیز احمد مختار — در برم جامہ ہمہ ابرار

یعنی آپ کا نام آسمان پر بقول ان کے محمد ہے اور آپ محمد ثانی ہونے کے مدعی ہیں۔ "تریاق القلوب" میں لکھتے ہیں:۔

ریل، تار (وغیرہ) نے آنحضرت کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ جب تشریف لائے تھے تو ہم سے آپ کے دین کی خدمت نہیں کی تھی اب آپ تشریف لایئے ہم خدمت کے لئے طیار ہیں تو آپ نے فرمایا میں پنجاب میں مرزا غلام احمد کی شکل میں آؤنگا۔ (صلنا طبع دوم)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ بروز محمد ہیں۔ پس جو وصف اس ذات ستودہ صفات میں نہ تھا (بلکہ اسے لائق بھی نہ تھا) جس کے بروز ہوکر آپ

فتاویٰ ثنائیہ ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث سے (۲۴) ... (ملنے کا پتہ: ... اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

آئے ہیں وہ آپ میں بھی ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ کسی کل کے تمام فردوں میں اگر ایک وصف معدوم ہو تو اس کے عکس میں بھی نہ ہونا چاہئے۔ کسی حسین آدمی کا فوٹو بدنما نہیں ہو سکتا۔ کسی بدصورت کا خوشنما نہیں ہوگا۔

پس کسی حسین آدمی کی صورت سیاہ دکھائی جائے اور دیکھنے والا اس سے انکار کرے اور انکار کی وجہ یہ بیان کرے کہ یہ شکل حسین کی نہیں کیونکہ یہ سیاہ رنگت والی ہے۔ جواب میں مجیب کہے کہ کیا دنیا میں انسان سیاہ رنگ کے نہیں ہوتے۔ ایسے مجیب کو کہا جائیگا کہ آپ پہلے یہ معلوم کرنے کی لیاقت حاصل کیجئے کہ:- عقل بڑی یا بھینس؟

پس کل کے افراد میں سے کسی فرد کا مخصوص بصفۃ خاصۃ ہونا اور کسی دوسرے فرد کا اسکی نقیض سے متصف ہونا امر ممکن ہی نہیں بلکہ واقع ہے۔ مرزا صاحب مستقل نبوت کا دعویٰ کرتے تو ان پر یہ اعتراض وارد نہ ہوتا لیکن وہ مستقل نبوت کی بجائے بروزی نبوت کے مدعی ہیں۔ اس لئے اپنی اصل کے خلاف نہیں ہو سکتے۔

پس آپ کی نبوت کے ابطال کے لئے بڑی دلیل آپ کی شاعری ہے اور شاعری بھی ماشاء اللہ وہ شاعری جس کے حق میں کہا جاتا ہے ؎

ہر کہ را در جہاں فلک زدہ
کار او شاعری و رمالی است

مرزا صاحب کی دو رُخی بابا نانک کے متعلق

(ازقلم مولوی عبدالرؤف صاحب ساکن جھنڈے نگر بستی)

مرزا صاحب کی عادت تھی کہ اگر کوئی بات کسی کے موافق کسی جگہ لکھ گئے ہیں تو اولاً تو اسی کتاب کے چند صفحات کے بعد اس کے برعکس لکھ جاتے تھے جیسا کہ نور القرآن حصہ دوم میں ایک جگہ عیسیٰؑ کی قبر کو کشمیر میں بتلایا اور بڑا زور دیا۔ دوسری جگہ بلاد شام میں ہونے پر پورا زور خرچ کر دیا۔ اسی قسم کی ایک مثال چشمہ معرفت میں ملتی ہے کہ ایک جگہ اناجیل کو معتبر کہہ کر عیسائیوں کو موافق بنایا۔ دوسری جگہ اناجیل کو محرف بتلا کر تضاد فی الکلام کا نمونہ دکھایا تیسری مثال ہم آج سرمہ چشم آریہ سے پیش کرتے ہیں ایک جگہ لکھا ہے:-

"باوا نانک صاحب تو سب پرانوں کو وید کی طرح ایشر کرت ہی یعنی خدا کا کلام ہی جانتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے گرنتھ میں لکھتے ہیں۔" (صلا)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بابا نانک وید کو کلام الٰہی جانتے تھے۔ اس کے برعکس دوسری جگہ یوں لکھتے ہیں:-

"بابا نانک کے چیلوں کو ہم بطور خاص نصیحت کرتے ہیں کہ تمہارے گرو صاحب نے جا بجا وید سے مخالفت کی ہے اور جہاں تک ان کی علمی حیثیت تھی وہ عقائد اسلام کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ باوا نانک تناسخ کے قائل نہیں اور قدامت روح کے قائل نہیں۔" (صلا ۱۳۴)

اس حوالہ سے مرزا صاحب نے باوا نانک کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ وید کو کلام الٰہی نہیں سمجھتے تھے اور نہ وید کے اصل الاصول مسائل تناسخ اور قدامت روح کے قائل تھے۔

اب ناظرین با انصاف سوچیں کہ مرزا صاحب کی تصانیف پر پورا عبور نہ رکھنے والا ان کی تحریر پر کسی طرح مطمئن ہو سکتا ہے بلکہ پورا عبور رکھنے والا بھی آخر کیا فیصلہ کرے کہ مرزا صاحب کے متضاد کلاموں میں سے کونسا قول سچا ہے اور کونسا غلط۔

مرزا صاحب کی متضاد تحریروں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے کسی قول سے کسی شخص کا

استدلال درست نہیں ہو سکتا۔ بقول شاعر ؎

معشوقِ ما بمذہب ہر کس برابر است
باما شراب خوردہ بزاہد نماز کرد

اہلحدیث مرزا صاحب کے تضادات اور تناقضات کا نمونہ دیکھنا ہو تو ہماری کتاب "تعلیمات مرزا" دیکھئے قیمت ۶؍ پتہ:- (منیجر اہلحدیث امرتسر)

شیعہ اور معتزلہ اکثر مسائل میں متفق ہیں

(ازقلم مولوی عبدالغنی صاحب ناظم ساکن جھیور انوالی)

مضمون ہذا کے مطالعہ سے پہلے "اہلحدیث" مورخہ ۳۰ ستمبر ۳۶ء کے صفحہ ۷ سے مضمون "یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ" پڑھ کر سلسلہ ملالیں۔

(مدیر)

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۳۰ ستمبر ۳۶ء کے صٹ پر ایک مضمون بعنوان "یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ" مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن ریاست بہاولپور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے دو تحریروں کی بنا پر دو سوال کئے ہیں۔ جن کے جواب اسی مضمون کے ساتھ "اہلحدیث" کی طرف سے مختصر طور پر لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن وہ جواب بہت مختصر اور ناکافی ہیں۔ اس لئے یہ خاکسار ان سوالوں کے جواب عرض کرتا ہے۔ بمنہ و کرمہ۔

پہلا سوال (کیا) مذہب شیعہ بھی معتزلہ کی ایک شاخ ہے؟ اس بارہ میں رہبری مطلوب ہے (اخبار مذکور صٹ۔ کالم ملا سطر ۲۹)

جواب ہاں جناب۔ شیعہ اور معتزلہ بہت سے مسائل میں متفق اور متحد الخیال ہیں۔ چنانچہ کتاب "اسلام اور عقلیت" میں لکھا ہے کہ:-

"معتزلوں کے بڑے اصول چار تھے۔ توحید، عدل، وعدہ و وعید، عقل۔" (کتاب مذکور صلا)

بعینہ یہی اصول شیعوں کی کتابوں میں بھی درج ہیں اور

ahmadimuslim.de

ان کے سوا وہ امامت کے بھی قائل ہیں۔

" معتزلے تعدد قدما اور شرک کی بنا پر قرآن کو بھی قدیم نہیں سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ قرآن اور کتابوں کی طرح حرفوں اور آوازوں سے مرکب ہے۔ اور کتابوں کی طرح پڑھا جاتا ہے اور کتابوں کی طرح لکھا جاتا ہے۔ اس لئے اور کتابوں کی طرح محدث اور مخلوق ہے ؛

(کتاب مذکور ص۲۳)

بعینہ یہی عقیدہ شیعوں کا ہے۔ جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان کے حوالے سے آپ نے خود لکھا ہے۔ (دیکھو اخبار الحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۵)

(معتزلے) رؤیت (باریتعالے) کی نسبت کہتے تھے کہ باریتعالے جہت۔ مکان۔ صورت۔ جسم۔ تحیز۔ انتقال۔ زوال۔ تغیر۔ تاثر وغیرہ سب باتوں سے منزہ ہے۔ اس لئے وہ دار القرار میں نہیں دکھائی دیگا ؛ (اسلام اور عقلیت ص۱۳)

بالکل یہی عقیدہ شیعہ صاحبان کا ہے۔ جیسا کہ ان کی کتاب اصول کافی کے حصہ کتاب التوحید میں مستقل طور پر ایک باب ہی بعنوان "باب فی ابطال الرؤیۃ" درج ہے۔ اگر آپ چاہیں تو وہ باب مطالعہ فرمالیں۔ وہ کتاب التوحید کا نواں باب ہے۔

الغرض بہت سے ایسے اصولی مسائل ہیں جن میں شیعہ اور معتزلہ متفق اور متحد ہیں۔

دوسرا سوال غرض یہ ہے کہ اس عجیب مصحف فاطمہ کی حقیقت کیا ہے یا محض شیعہ کا خیال ہے۔

(الحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۵ کالم ۲ سطر ۲۱ و ۲۲)

جواب مصحف فاطمہ کی حقیقت صرف اسی قدر ہے کہ وہ محض ایک خیالی افسانہ ہے۔ جو شیعوں کی کتابوں میں مرقوم ہے۔ اس کا وجود تو دنیا میں موجود ہی نہیں ورنہ کوئی نہ کوئی شیعہ تو اس کی تلاوت یا زیارت سے مستفیض ہوا ہی ہوتا۔ شیعوں کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کسی محدث اور کسی راوی نے آج تک وہ مصحف نہیں دیکھا۔ صرف اپنے اماموں سے سنا ہے کہ وہ ان کے پاس تھا۔

مجیب الحدیث کا یہ تحریر فرمانا کہ :-

" شیعہ سنی بالاتفاق یہی قرآن مروجہ پڑھتے ہیں، اسی کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اسی کو سو گز لمبے کپڑے یا کاغذ پر لکھ لے تو اس کو اختیار ہے اس سے قرآن کی حقیقت نہیں بدلیگی"

(الحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۵ کالم ۳)

سائل کے سوال کا جواب نہیں ہے۔ یہ تو صحیح ہے کہ "شیعہ سنی بالاتفاق یہی مروجہ قرآن پڑھتے ہیں" کیونکہ شیعوں کے پاس اس موجودہ قرآن کے سوا کوئی دوسرا قرآن موجود نہیں ہے۔ لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں کہ شیعہ اسی قرآن کو کامل اور صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ موجودہ قرآن محرف و مبدل اور ناقص و نامکمل ہے۔ جیسا کہ اصول کافی میں اس کی صراحت ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوسری فرصت میں اس پر کچھ لکھا جائیگا —— یہ تو صحیح ہے کہ اگر کوئی شخص اسی (قرآن) کو سو گز لمبے کپڑے یا کاغذ پر لکھ لے تو اس کو اختیار ہے۔ اس سے قرآن کی حقیقت نہیں بدلیگی لیکن یہ بالکل غلط ہے کہ مصحف فاطمہ (جس کا ذکر شیعوں کی کتابوں میں پایا جاتا ہے) یا جامعہ میں بھی موجودہ قرآن لکھا ہوا ہے۔ بلکہ اصول کافی میں تو صاف طور پر یہ تحریر ہے کہ مصحف فاطمہ میں اس قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ تحریر یہ ہے :-

ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ وَ اِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام۔ وَمَا يُدْرِيْهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام۔ قَالَ قُلْتُ وَ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ مُصْحَفٌ فِيْهِ مِثْلُ قُرْاٰنِكُمْ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ وَاللّٰهِ مَا فِيْهِ مِنْ قُرْاٰنِكُمْ حَرْفٌ وَّاحِدٌ۔

(ترجمہ) پھر ایک ساعت (امام صاحب) چپ ہو گئے۔ پھر (امام صاحب نے) فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ (بھی) ہے۔ اور (مخالف) نہیں جانتے کہ مصحف فاطمہ کیا ہے؟ (راوی نے) کہا۔ میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ (امام صاحب نے) کہا۔ (وہ ایک) مصحف ہے۔ جس میں تمہارے قرآن سے تین گنا (زیادتی) ہے۔ خدا کی قسم۔ اس میں تمہارے قرآن سے ایک حرف بھی نہیں ہے۔ (صافی شرح اصول کافی۔ کتاب الحجۃ جزء سوم۔ باب چہلم ص۱۸۰)

مجیب صاحب نے لکھا ہے کہ :-

" روایات مذکورہ (جس کا ذکر سائل نے اپنے مضمون میں کیا ہے) ہم نے نہ کسی سنی کتاب میں دیکھی ہے اور نہ شیعی کتاب میں۔ غالباً عجائبات شیعہ میں ہوگی " (الحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۵ کالم ۳)

روایات مذکورہ سنیوں کی کتابوں میں نہ ہو تو نہ ہو۔ شیعوں کی کتابوں میں تو موجود ہے۔ اور سائل کا نقل کیا ہوا حوالہ صحیح ہے۔ لیکن مجیب صاحب نے وہ حوالہ دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی۔ لہذا خاکسار وہ روایت بلفظہ تحریر کئے دیتا ہے۔ وھو ھذا :-

قال قلت وما مصحف فاطمۃ علیہا السلام

قال ان اللہ لما قبض نبیہ علیہ السلام دخل علی فاطمہ علیہا السلام من وفاتہ من الحزن مالا یعلمہ الا اللہ عز وجل فارسل الیہا ملکا یسلی غمہا و یحدثہا فشکت ذلک الی امیر المؤمنین علیہ السلام فقال لہا اذا احسست بذلک وسمعت الصوت قولی لی فاعلمتہ بذلک فجعل امیر المؤمنین یکتب کل ما سمع حتی اثبت من ذلک مصحفا قال ثم قال اما انہ لیس فیہ شئی فی الحلال والحرام ولکن فیہ علم ما یکون۔

(صافی شرح اصول کافی۔ کتاب الحجۃ۔ جزء سوم۔ باب چہلم۔ ص۱۸۱)

اس کا ترجمہ صاحب صافی نے فارسی میں یہ کیا ہے :-

راوی گفت۔ گفتم و چیست مصحف فاطمہ علیہا السلام گفت بدرستیکہ اللہ تعالیٰ وقتیکہ گرفت از دنیا پیغمبر خود را علیہ السلام۔ داخل شد فاطمہ علیہا السلام بسبب وفات او واز اندوہ گرامی گرا اش قدرے کہ نمے داند آن را مگر اللہ عز وجل پس فرستاد اللہ عز وجل بسوئے او فرشتہ

ahmadimuslim.de

رسول اکرم صلعم کی سیرت ایک نظر میں (۲۸)

وے آمد در حدیث نجم ایں باب گفتن فرشتہ جبرئیل بودہ تا ساکن کند غم او را ۔ و گفتگو کند با او پس برداشت کرد فاطمہ آں را بسوئے امیر المومنین علیہ السلام بایں معنی کہ ہیچ کس نگفت سوائے امیر المومنین علیہ السلام ۔ پس امیر المومنین علیہ السلام گفت فاطمہ را وقتیکہ خبردار شوی بآمدن فرشتہ و بشنوی آواز را ۔ مگر مرا ۔ پس اعلام کرد او را بآمدن فرشتہ و شنیدن آواز ۔ پس شروع کرد امیر المومنین مے نوشت ہرچہ را کہ مے شنید تا آنکہ نوشت ازاں کتابے ۔ راوی گفت بعد ازاں امام علیہ السلام گفت ۔ آگاہ باش بدرستیکہ شان اینست دراں مصحف چیزے از مسائل حلال و حرام نیست ولیکن دراں علم حوادث ۔

(صافی حوالہ مذکور صـ۱۸۲ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

اس عربی عبارت اور فارسی ترجمہ کا مطلب وہی ہے جو مولوی عبد الرحیم صاحب نے اہلحدیث مورخہ ۳۰ ۹/۲۸ صـ۸ کالم ۲ میں لکھا ہے ۔ فقط والسلام !

(فقیر محمد عبد الغنی ناظم)

تنظیم کی ضرورت

(از قلم مولوی عبد العزیز صاحب ساکن کوٹلی لہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

میرے معزز اہل حدیث بھائیو ! کسی قوم میں پاک اور پوتر جذبات کا ترقی پانا اس کی روحانی زندگی کی دلیل ہوتی ہے ۔ جب وہ پاک جذبات خواص سے بڑھ کر عوام کے دماغوں میں موجزن ہونے لگیں تو جان لینا چاہئے کہ اس قوم کی منزل ارتقاء قریب ہے ۔ آج جماعت اہل حدیث میں یہ نیک جذبہ ترقی پذیر ہے ہر طرف تنظیم کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب خواہاں ہیں کہ کوئی ایسا بہادر مرد خدا اُٹھے جو کم از کم جماعت اہل حدیث کو ایک سلک میں منسلک کر کے انکے بکھرے ہوئے شیرازہ کو متحد و متفق کر دے ۔ بظاہر طریق تنظیم بالکل آسان نظر آتا ہے ۔ مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ احباب تنظیم کا حقیقی مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں تنظیم کے راستے میں ہماری خامیاں روڑا بن کر اَٹک رہی ہیں ۔ ہماری بے حسی و بے دلی سے تنظیم کا خواب تشنۂ تعبیر رہتا ہوا نظر آتا ہے ۔ جب تک ہمارے دلوں میں سچا مذہبی درد ، دماغوں میں صحیح قومی مفاد اور ایمانوں میں اسلاف کی سی روشنی نہ ہو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کا مکمل نقشہ پیدا نہ ہو رحماء بینھم کے سانچے میں نہ ڈھل جائیں ۔ ولا یخافون لومۃ لائم ملامت کا خیال ہرگز نہ کریں قوم کا ہر فرد درد دل اور جوش اخوت رکھتا ہو اتحاد و اتفاق کا دلدادہ ، محبت و اخلاص کا شیدائی ہر ممکن قربانی کے لئے تیار ہو جائے بنیانٌ مرصوص بن کر اپنے تمام جماعتی بکھیڑے تنازعے دور کر کے اپنے اپنے ناموس پر مر مٹنے کے خیال باطلہ کو چھوڑ کر کے ابتغاءً لوجہ اللہ جل مجدہٗ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے دین حق کی اشاعت نہ کریں ۔ تب تک ہم بام عروج اور معراج ترقی کے زینے پر صف آراء نہیں ہو سکتے ۔

حضور علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ (ٹھیک نمونہ) موجود ہے ۔ زمین و آسمان ٹل جائیں ، دریا خشک ہو جائیں ، چاند و سورج ہاتھ پر کیوں نہ رکھ دیں لیکن ہمارا پیارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ذرہ بھر بھی اپنے فرض میں جنبش نہ لانے پائے ۔ استقلال میں بڑی سے بڑی طاقت لغزش نہ ڈال سکے متزلزل نہ کر سکے ۔ پس اے ناموس رسول کی خاطر دنیا بھر کے مصائب جھیلنے والے نوجوانو ! اپنے آقا و ہادی ، پیشوا علیہ السلام کے نمونہ کو چھوڑ کر آج کیوں کم ہمتی اور اپنی کمزوری دکھا رہے ہو ۔ اے جماعت اہل حدیث مذہب حقہ کے نونہالو ! اٹھو کمر ہمت باندھ لو آج سے تہیہ کر لو کہ ہم نے ہر ممکن صورت سے جماعتی نظام کرنا ہے ۔ جب تک ہر ایک اہل حدیث بڑھا ہو یا جوان امیر ہو یا غریب ، عورت ہو یا مرد سب کے سب تبلیغ و اشاعت کرنا ، اغیار کے کانوں تک صدائے حقانی پہنچا دینا اپنا فرض منصبی نہ سمجھ لیں گے تب تک خیرامت کے مصداق بننا اور کہلوانا صحیح نہیں ۔

سب سے پہلے ہمارے علماء کرام خدا کے لئے اپنی اندرونی چپقلش ذاتی عداوت کو ترک کر دیں ۔ اپنی نمائش ، زیبائش ، وجاہت و عزت کے لئے جماعت میں تقسیم نہ ڈالیں ۔ چونکہ سب سے زیادہ ذمہ داری بجائے علماء کرام پر ہی عائد ہوتی ہے ۔ علماء و اکابر قوم جماعت کے لئے شفیق باپ کی طرح ہیں جو اپنے عیش و آرام پر اپنی اولاد کے عیش و آرام کو ترجیح دیتا ہے اگر ہمارے اکابر و اصاغر اپنے اپنے فرائض کو محسوس کریں تو ایک اشارے پر مسئلہ تنظیم حل ہو سکتا ہے ۔

جب افراد کو اخوت کی لڑی میں پرو دیا جائے تفریق کے مرض کو اپنے ذہن سے نکال دیا جائے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا کر جماعت میں پھوٹ نہ ڈالی جائے ۔ باہمی جنگ و جدال ، لڑائی و فساد کو کسی اور ٹائم پر ملتوی فرما دیں ۔ آج ضرورت ہے کہ آپ اپنے مذہبی خادموں کی خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور بحکم

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

ان کی سعی مشکور سمجھیں ۔

اور سب سے بڑی بات جو ہمارے اجتماع اور تنظیم کا بنیادی پتھر ہو سکتا ہے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سنہری مقولہ ہے :-

اذا احسن الناس فاحسن معھم و اذا اساؤا فاجتنب اساتھم ۔

جب لوگ اچھا کام کریں تو ان سے مل جاؤ اور جب بُرا کریں تو انکی بُرائی سے ہٹ جایا کرو ۔

مسلمانوں میں عموماً اور اہل حدیث میں خصوصاً یہ علت دائر سائر ہے کہ اختلافی امور کی وجہ سے اتفاقیات کو بھی بُرائی کی ٹوکری میں ڈال دیتے ہیں ۔ ہمارے بہیر اور لیڈر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کریں سب کام ٹھیک ہو سکتے ہیں ۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو حیثیت تنظیم

ahmadimuslim.de

قرآن مجید اور بارش

(مرسلہ مولوی صالح بن سلیمان صاحب پٹیل۔ سامرودی)

پرچہ "اہلحدیث" یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۵۸ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی کا صفحہ پر بہ سرخی "قرآن کریم اور بارش" نظر سے گزرا قبل ازیں ایک مضمون بسرخی "بارش کا نزول کہاں سے ہے" از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری اسی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۳۹ء مطابق ۲۸ ذی الحج صفحہ میں نظر سے گزرا تھا "بارش کا فلسفہ" ہر دو مولوی صاحبان نے ایک ہی سانچے میں ڈھالا ہے۔ گو طرز بیان ہر واحد کا جداگانہ ہے مگر مطمح نظر ہر دو حذو النعل بالنعل ہے۔ ہر دو مولانا صاحبان کا مقصود یہ ہے کہ بارش آسمان سے نہیں برستی بلکہ ابخرات الارض ہوا کے ذریعہ بلندی کی جانب پرواز ہوتے ہیں وہی بارش ہو کر برستے ہیں یہ ابخرات کرہ ہوا میں پہنچ کر متکاثف ہو کر سحاب بن جاتے ہیں پھر یہ سحاب حسب ضرورت جگہ بجگہ برساتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ یہ خیال حکماء یونان کا ضرور ہے۔ جسے ایک جماعت معتزلہ نے جہمی اور نیچریوں نے بھی اسکے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ یہ اعتقاد اہلسنت والجماعت خاص کر اہل حدیثوں کا ہرگز ہرگز نہیں۔ یہ اعتقاد صریح نصوص ربانی کے خلاف ہے۔ صاوی علی الجلالین صفحہ ج ۱ میں وانزل من السماء ماء کے تحت لکھا ہے:-

ماء ھو من الجنۃ ینزل بمقدار علی السحاب وھو کالغربال ثم یساق حیث شاء اللہ علیٰ مختار اھل السنۃ وقالت المعتزلۃ ان السحاب لہ خراطیم کالابل فیانزل یشرب من البحر المالح بمقدار ویرتفع فی الجو فتنسفہ الریاح فیصلو ثم ساق حیث شاء اللہ

یعنی اہلسنت کا مسلک ہے کہ پانی جنت سے بقدر اندازہ بادلوں پر اترتا ہے۔ بادل چھلنی کی طرح میں

اللہ میاں جہاں چاہتے ہیں پہنچائے دیتے ہیں۔ معتزلہ کہتے ہیں کہ ابر اتر کر دریائے شور سے پانی لے کر اوپر ہو جاتے ہیں۔ وہاں آب شیریں ہو کر برستا ہے کشاف زمخشری صفحہ ج ۱ میں ہے:-

وفیہ ان السحاب من السماء ینحدر منھا باخذ ماء لا کزعم من یزعم انہ یاخذہ من البحر المالح ویؤیدہ قولہ تعالیٰ وینزل من السماء من جبال فیھا من برد۔

ابر آسمان سے ہی اترتے ہیں اور وہیں سے پانی بھی لیتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے جس طرح کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دریائے شور سے لیتے ہیں۔ خداوندی ارشاد وینزل من السماء من جبال فیھا من برد۔ یعنی آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہیں اس سے اتارتا ہے۔ خازن مع المعالم صفحہ ج ۱ میں او کصیب کے تحت ہے:-

وانما ذکر اللہ تعالیٰ السماء وان کان المطر لا ینزل الا منھا رد علی من زعم ان المطر ینعقد من ابخرۃ الارض فابطل مذھب الحکماء بقولہ من السماء یعلم ان المطر لیس من ابخرۃ الارض کما زعم الحکماء

اللہ میاں نے بارش کو آسمان سے کہا اگرچہ بارش آسمان ہی سے اترتی ہے محض حکماء کے مذہب کی تردید مقصود ہے وہ کہتے ہیں کہ ابخرات الارض اوپر کو چڑھ کر بارش ہو کر گرتے ہیں معلوم ہوا کہ بارش ابخرات الارض کا نتیجہ نہیں جیسا کہ حکماء کا خیال ہے۔

امام رازی امام المتکلمین اپنی تفسیر صفحہ ۱۹ ج ۱ میں تحریر فرماتے ہیں:-

السوال الخامس قولہ من السماء ما الفائدۃ فیہ والصیب لا یکون الا من السماء الجواب من وجھین۔

پانچواں سوال قول باری تعالیٰ پر وارد ہوتا ہے کہ من السماء کیوں کہا اس میں کیا فائدہ ہے حالانکہ صیب (بارش) تو آسمان ہی سے ہوتی ہے۔

اس کے دو طریق سے جواب ہیں فرماتے ہیں بعد جواب اول:- الثانی من الناس من قال المطر من ارتفاع ابخرۃ رطبۃ من الارض الی الھواء فتنعقد ھناک من شدۃ برد الھواء ثم ینزل مرۃ اخری فذالک ھو المطر ثم ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ ابطل ذالک المذھب ھھنا بان بین ان ذالک الصیب ینزل من السماء وکذا قولہ وانزلنا من السماء ماء طھورا وقولہ وینزل من السماء من جبال فیھا من برد

دوسرا طریق جواب کا یہ ہے لوگوں کا خیال ہے ابخرات تازہ ہوا کے ذریعہ کرہ ہوا کی طرف پرواز کرکے منجمد ہو جاتے ہیں پھر بتدریج اترتے ہیں۔ یہی بارش ہے۔ اللہ میاں نے اس مذہب کے باطل کرنے کی بنا پر یہ ارشاد فرمایا ہے اور بیان کیا کہ مینہ آسمان سے اترتا ہے۔ اسیطرح فرمان ایزدی وانزلنا من السماء ماء طھورا اور ینزل من السماء من جبال فیھا من برد

ایضاً صفحہ ۲ میں ہے السوال الثالث قولہ و انزلنا من السماء ماء یقتضی نزول المطر من السماء ولیس الامر کذلک فان الامطار انما یتولد من الابخرۃ ترتفع من الارض وتتصاعد الی الطبقۃ الباردۃ من الھواء فتجتمع ھناک بسبب البرد وتنزل بعد اجتماعھا وذلک ھو المطر والجواب من وجوہ۔

تیسرا سوال فرمان الٰہی کا مقتضی یہ ہے کہ بارش کا نزول آسمان سے ہے حالانکہ یہ اس طرح نہیں بلکہ بارش کے متعلق کہا جاتا ہے کہ زمین سے ابخرات کرہ ہوا تک پرواز کرتے ہیں شدت برودت کی بنا پر وہ ابخرات منجمد ہو جاتے ہیں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر نیچے اترتا ہے وہی بارش کہلاتا ہے۔ اس کے کئی ایک طرق سے جواب ہیں؛ اول و ثانی وجوہات کے ترجمہ

(الہامی کتاب۔ عربی زبان … (ایڈیٹر))

ahmadimuslim.de

بعد فرماتے ہیں :-

وثالثها ان قول الله هو الصدق وقد اخبر انه تعالى ينزل المطر من السماء فاذا علمنا انه مع ذالك ينزل من السحاب الى الارض

تیسری وجہ جواب کی یہ ہے کہ خدا کا فرمان سچ ہے اوس نے خبر دی کہ بارش آسمان سے اترتی ہے۔

بیضاوی زیر آئت انزلنا من السماء ماء لکھتے ہیں

ومن الاولى للابتداء سواء اريد بالسماء السحاب فان ما علاك سماء او الفلك فان المطر يبتدأ من السماء الى السحاب ومنه الى الارض على ما دلت عليه الظواهر

تفسیر فتح القدیر شوکانی ص۱۲ جلد ۴ میں ہے :-

الحاصل ان من فى من السماء لابتداء الغاية بلا خلاف الخ

پہلا من ابتدائیہ ہے بلا خلاف خواہ سماء سے ابر مراد لیں یا آسمان اس لئے کہ بارش کی ابتدا آسمان ہی سے ہے ابر کی طرف اور پھر اس سے زمین کی طرف ظواہر نصوص اس پر دال ہیں۔

تفسیر مظہری ص۱۵ ح ا میں ہے :-

وانزلنا من السماء ماء فان المطر ينزل من السماء الى السحاب ومنه الى الارض

ص۱۳ میں ہے :-

لكن الظواهر دالة على ان المطر من السماء

ظواہر نصوص اسی پر دلالت کرتی ہیں کہ بارش آسمان سے ابر پر اور ابر سے زمین پر اترتا ہے۔

نصوص شرعیہ بہت کچھ ہیں ملاحظہ ہو ما نزلنا من السماء ماء سورہ بقر آیت ع۲۲ الوام ع۹۹ رعد ع۱۷ ابراہیم ع۳۲ نحل ع۱۰ و ع۶۵ طٰہٰ ع۵۳ حج ع۶۳ فاطر ع۲۷ زمر ع۲۱ کما انزلناہ من السماء سورہ یونس آئت ع۲۴ کہف ع۴۵ وما انزل الله من السماء من ماء سورہ بقر آئت ع۱۶۴ وینزل علیکم من السماء ماء سورہ انفال آئت ع۱۱ فانزلنا من السماء ماء سورہ مومنون آئت ع۱۸ فانزلنا ع۴۸ لقمان ع۱۰ حجر ع۲۲ وانزل لکم من السماء ماء سورہ نحل آئت ع۱۰ هو الذي انزل من السماء ماء سورہ عنکبوت آئت ع۶۳ وينزل من السماء ماء سورہ روم آئت ع۲۴ والذي نزل من السماء ماء سورہ زخرف آئت ع۱۱ ونزلنا من السماء ماء سورہ ق آئت ع۹ الم تر ان الله یزجی سحابا ثم يؤلف بينه ثم يجعله ركاما فترى الودق يخرج من خلاله وينزل من السماء من جبال فيها من برد سورہ نور آئت ع۴۳ وارسلنا الرياح لواقح فانزلنا من السماء ماء حجر آئت ع۲۲

تفسیر جامع البیان سورہ نبا زیر آئت والمعصرات هی اوهی السموات فان الماء ينزل من السماء الى السحاب كما صح عن ابن عباس وغيره فالسموات يحملن السحاب على العصر

جامع البیان کے مصنف کے منہیہ (اپنے حاشیہ) میں ہے :- وعن الحسن وقتادة ان المراد منها السموات فالمراد من قولنا كما صح عن ابن عباس انه صح عنه ان المطر من السماء ياتى الى السحاب لان تفسير المعصرات بالسماء وهو قول ابن عباس

ابن عباس رضؓ سے جو صحیح وارد ہے وہ یہ ہے کہ بارش آسمان سے ابر کی طرف آتا ہے۔

الجوائز والصلاۃ نواب صاحب بھوپالی ص۲۲۹ میں ہے :- عن ابن عباس قال ان الله عزوجل يبعث الريح تحمل الماء من السماء ثم تاتى به من السحاب تدر كما تدر اللقحة اخرجه ابو الشيخ فى العظمة

ابن جریر ص۱۴ جز ۱۴ میں ابن مسعود سے ہے فی قوله وارسلنا الرياح لواقح قال يرسل الرياح فتحمل الماء من السماء ثم تمرى السحاب فتدر كما تدر اللقحة

ابن عباس و ابن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں یہی فرماتے ہیں کہ ہوا پانی کو آسمان سے اٹھا کر ابر کو پہنچاتی ہے پھر ابر برستا ہے۔

جامع البیان ص۲۲۸ ج ۲ میں اس کو بہت سے سلف کا مسلک بتلایا ہے۔

عن كعب الاحبار السحاب غربال المطر لولا السحاب حين ينزل الماء من السماء لافسد ما يقع عليه من الارض رواه عن ابن الله ابن عباس ذكره الخطيب البغدادى بسنده كما فى التفسير الاحكام القرطبى ص۲۰۱ ج ۲ واخرجه

۲۴ حضرت ابن عباس کعب احبار سے نقل کرتے ہیں کہ ابر آسمان کی چھلنی ہے اگر ابر نہ ہو نزول باراں کے وقت تو زمین میں جہاں بھی پڑے برباد ہو جاوے بلا ابر پانی طوفان نوح کے وقت البتہ برسا ہے۔

اللہ میاں نے فرمایا ہے :-

ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر

تفسیر ابن کثیر ص۱۲۶ ج ۹ میں ہے :-

قال ابن جريج عن ابن عباس ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر كثير لم تمطر السماء قبل ذالك اليوم ولا بعده الا من السحاب فتحت ابواب السماء بالماء من غير سحاب ذالك اليوم.

آئت ففتحنا کی تفسیر میں فرماتے ہیں اوس دن سے پہلے اور بعد پانی نہیں برسا بجز بذریعہ ابر کے طوفان کے وقت تو آسمان کے دروازے بالکل کھول دئیے گئے اور بلا ابر ہی پانی برسایا نیز اسیطرح درمنثور وفتح القدیر للامام الشوکانی میں بھی ہے۔

اخرج الطبرانى فى الاوسط عن ابى هريرةؓ عن النبى صلى الله عليه وسلم قال انما الصيب من هٰهنا واشار بيده الى السماء

طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا بارش اس جگہ سے ہوتی ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا آپ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا اور فرمانا کہ یہاں سے آتا ہے صاف واضح کر رہا ہے کہ باران ابخرات الارض سے ہرگز نہیں حکماء یونانیین کی آراء کو تسلیم کرنا اتباع نبوی نہیں۔ جن خیالات کی خداوند کریم تردید فرما دیں اور ہم پھر انہیں اپنی مٹ لگائے جائیں داب اہل توحید مفرقہ حقہ

اہل حدیث بلکہ عامہ اہل سنت والجماعت سے نہیں۔
ایسے خیالات کو نہ مانیں تو کیا ہوا بھی لگنے دینا چاہیے؟
میرے عزیز اہل حدیثو! یاد رکھو۔ کہ ابر کی تکوین
ہوا سے نہیں بارش ابخرات الارض کا نتیجہ نہیں۔ یہ
خیالات جماعت اہل حدیث کے اعتقادات سے کوسوں
دور ہیں۔ سائنس اور فلاسفہ کے ہاتھوں میں لواء اسلام
ہرگز خدا نے نہیں دیا اور نہ ہی یہ قابل حمل لواء اسلام
ہیں۔ اگر کسی اہل سنت نے لکھا بھی تو وہ محض سائنس
والوں کی تقلید کی بنا پر۔ خداوند ان سے درگزر کرے
اصل بات یہی ہے کہ بارش حقیقت میں آسمان سے ہے
جو بوساطت ابر برسائی جاتی ہے۔ آسمان میں پانی کی
کمی نہیں کہ اللہ میاں کو بحر ارض اور ابخرات ارض سے
پانی لینے کی ضرورت واقع ہو۔
سنن ابی داؤد وغیرہ میں ان فی السماء بحراً موجاً
ہے بلکہ عرش معلیٰ ہی پانی پر ہے۔
خداوند کریم ایسے عقائد سے جماعت حقہ اہل حدیث
بلکہ کل مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ مجھے امید ہے کہ ہر دو
مولوی صاحبان اپنے اپنے خیال کو واپس فرمائیں گے
اذ لا معاداۃ لاحد مع الحق بل یدار مع الحق
حیثما دار۔ واللہ الموفق۔
(وانا الراجی رحمۃ ربہ ابو عبد الکبیر محمد عبد الجلیل
السامرودی کان اللہ لہٗ) ۱۲۔ جمادی الاولیٰ ھ

اہلحدیث | یہ مضمون معلومات کے لحاظ سے درج کیا گیا ہے۔ ورنہ اصل مسئلہ تو بالکل صاف ہے۔
ہم نے شملہ وغیرہ پہاڑوں پر دیکھا ہے کہ بادل اٹھے
خوب برسے مگر اوپر کے پہاڑ پر بوند نہیں گری۔
نیچے نیچے سب کچھ ہی ہو گیا۔ مشاہدہ کے خلاف
کسی کی رائے یا خیال پر اعتقاد کرنا گویا مخالفوں کو
ہنسی کا موقع دینا ہے۔ جن بزرگوں نے اس راز کو
سمجھا ہے وہ (السماء) کے معنے بادل کے کرتے ہیں۔

مسیح کے ایک مشہور واقعہ سے چند استدلالات

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈے نگر۔ ضلع بستی)

واقعہ بحوالہ متی اس طرح ہے کہ:۔
مسیحؑ کو راستہ میں ایک جگہ بھوک لگی۔ دور سے
ایک انجیر کے درخت کو دیکھا اور اس خیال سے
کہ شاید اس میں کھانے کے لئے پھل مل جاوے
درخت کے پاس پہنچے لیکن اس میں سوا پتوں کے
اور کچھ بھی نہیں ملا اور بقول انجیل مرقس وہ انجیر کا
موسم ہی نہ تھا تب مسیح نے درخت سے کہا آئندہ
تجھ میں کبھی پھل نہ لگے یہ کہنا ہی تھا کہ انجیر کا
درخت اسی دم سوکھ گیا۔ (متی ۲۱/۱۹) (مرقس ۱۱/۱۳)

اول مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ مسیح انسان تھے اور بنا بریں
اور رسولوں کی طرح صفات بشریت و خواص بشریہ
سے متصف تھے۔ قرآن کریم نے ان کے کھانے پینے
بھوک لگنے و دفع جوع کی خواہش وغیرہ کو ان کی الوہیت
کی تردید میں بیان فرمایا ہے۔

دوسرا مسئلہ۔ حالت اضطرار میں غیر کی مملوکہ شئے
کا کھانا جو حرام ہے جائز ہے سد جوع کے لئے (بھوک
روکنا)

تیسرا مسئلہ۔ عالم الغیب نہیں تھے ورنہ پہلے ہی
معلوم کر لیتے کہ اس میں پھل نہیں ہے اور وہاں تک
جانے کی تکلیف اٹھانی ہی نہ پڑتی۔

چوتھا مسئلہ۔ مسیح بالکل رحمدل ہی نہیں تھے
جیسا کہ عیسائی ایک گال پر مار کھانے کے بعد دوسرے
گال کے پیش کرنے کی تعلیم بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ
نے درخت تک پر غصہ کا اظہار فرمایا اور مورد عتاب
بنایا ہے۔

پانچواں مسئلہ۔ بلا وجہ سزا دینے کا ثبوت بھی اس سے
ثابت ہوتا ہے کیونکہ درخت بہرحال بے قصور تھا۔

چھٹا مسئلہ:۔ بددعا کرنے کا ثبوت بھی حاصل ہوا جو آپ نے
بے ضرر درخت پر کی۔

ساتواں مسئلہ:۔ درختوں کا بددعا سے متاثر ہونا ثابت ہوا
جو استن حنانہ[1] کے تاثر کی ایک نظیر ہے۔

امید ہے کہ سعید روحیں اور بھی لطیف نکات حاصل
کر لیں گی اور موقع ضرورت پر الزامی دلائل میں اسکات خصم
کے لئے کار آمد بنا سکیں گی۔

(تصانیف حضرت مولنا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

تقابل ثلاثہ۔ اس میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ کی بجائے ۱۲

توحید و تثلیث۔ تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲

جوابات نصاریٰ۔ اس کتاب میں نئے مسیحیوں کی تین مشہور کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ جواب مفصل و مدلل ہے۔ مسیحی صاحبان آج تک اس کا جواب الجواب نہیں دے سکے۔ قیمت صرف ۸۔ ہر سہ کتب منگوانے کا پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر۔

[1] درخت کا تنہ تھا جس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب منبر تیار ہوا اور آپ نے تنہ چھوڑ کر منبر پر خطبہ دینا شروع کیا تو ستون سے رونے کی آواز آئی۔ راقم مضمون کا اس طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

ناظرین اہلحدیث خط و کتابت کرتے وقت
چٹ خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔
تاکیدیہ۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible]

فتاویٰ

س ۸} فجر کی نماز فرض کا جماعت کا وقت ہو گیا ہو تو امام سنتیں پڑھ کر نماز کے لئے کھڑا ہووے یا بغیر سنت پڑھے فرض پڑھا لے اور بعد میں سنت پڑھے
(سیٹھ حاجی ولی محمد جیون بھائی از راجکوٹ)

ج ۸} پہلے دو رکعت سنت پڑھے پھر جماعت کرائے۔ اگر سائل کا یہ مطلب ہے کہ نماز کا وقت بہت تنگ ہو گیا۔ اتنا کہ فرض ہی پڑھے جائیں تو بے شک پہلے فرض پڑھے بعد سنتیں پڑھے۔

س ۹} مغرب کی فرض نماز میں جماعت کے ساتھ فقط ایک رکعت ملے اور پھر دو رکعت باقی رہی تو پھر دوسری رکعت میں التحیات پڑھنا ہوگا یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۹} امام کے ساتھ مل کر مقتدی نے جو رکعت ادا کی ہے یہ اس کی پہلی رکعت ہے اس لئے دوسری رکعت پڑھ کر تشہد (التحیات) پڑھے۔ اگر پہلی میں نہ پڑھے دوسری رکعت پڑھ کر تشہد پڑھے تو یہ بھی جائز ہے۔ دونوں مذہب سلف سے چلے آتے ہیں۔

س ۱۰} نماز ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء ساتھ جمع کر کے پڑھے تو سنت نفل پڑھے یا چھوڑ دے۔

ج ۱۰} جمع صلوتین کی صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف فرض پڑھا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لم یسبح بینهما یعنی نمازوں کے جمع کرنے میں نوافل سنتیں نہیں پڑھیں۔

س ۱۱} فجر کی نماز کے لئے کوئی شخص گھر سے سنت پڑھ کر مسجد میں آیا۔ اور اذان کا وقت ہو گیا تھا علی الاتفاق دیر سے ہوئی۔ اب وہ شخص پھر سنت پڑھے یا وہی کافی ہے۔ کوئی شخص گھر سے سنت پڑھ کر آیا مگر تکبیر کو دیر ہے تو وہ شخص خالی بیٹھا رہے یا دو رکعت پھر پڑھے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۱} جو سنتیں وہ پڑھ چکا ہے وہ کافی ہیں اور پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اور فجر کی سنتیں پڑھ کر بجز فرضوں کے اور کوئی نفل نہ پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صبح ہو جانے کے بعد سوا دو رکعت سنتوں کے کوئی نماز نہیں ہے۔

س ۱۲} ایک محلہ میں (خانگی ناراضگی کے باعث) دو فریق رہتے ہیں۔ سابقہ منہدم شدہ مسجد کو از سر نو بنانے کا اہتمام اہل محلہ نے کیا۔ ایک فریق کا سرگروہ دوسرے فریق کے ایک فرد سے کوئی امداد قبول نہیں کرتا۔ بلکہ جس شخص سے مسجد کے لئے اینٹیں خریدی گئیں اس کو جب فریق ثانی کے ایک فرد نے اینٹوں کی رقم اپنی طرف سے دینی چاہی تو اس نے واپس کر دی کہ مجھے آپ کے فلاں محلہ دار نے روک دیا ہے کہ فلاں شخص سے کوئی رقم نہ لینا۔ کیا ایسی مسجد جس کی تیاری میں خانگی مخالفت کے باعث کسی شخص کی امدادی رقم واپس کر دی جائے۔ مسجد کے حکم میں رہتی ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے؟
(بوستان ہیڈ ماسٹر از سرائے صالح)

ج ۱۲} مسجد زمین کا نام ہے۔ دیواریں اور اینٹیں آرام کے لئے ہیں۔ اصل مسجد تہ زمین ہے۔ تفسیر عزیزی آیت و اذ یرفع ابراهیم القواعد ملاحظہ کریں۔

س ۱۳} وہ امام مسجد جو فریق اول کی تائید کرتا ہے اور اہل محلہ میں اتحاد کی بجائے اختلاف بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی امامت جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳} امام صاحب کے متعلق ہم کوئی فتویٰ نہیں دے سکتے جب تک ان کا بیان نہ پہنچے۔ اللہ اعلم

س ۱۴} اگر دس یا پندرہ یا بیس سیر دودھ یا شربت یا گھی گرم شدہ میں نا پاکی پڑ جائے تو کیا سب خراب تصور ہوگا یا کیسے کیا جائے۔ قرآن و حدیث سے جواب دیا جاوے۔ (الٰہی بخش خریدار اہلحدیث)

ج ۱۴} حدیث شریف میں آیا ہے اگر گھی گرم میں چوہا پڑ جائے تو اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ چنانچہ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں :-
وان کان مائعا فلا تقربوه (ابوداؤد)
اگر پگھلا ہوا (گھی ہو) تو اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ یہی حکم دودھ اور شربت کا ہے۔

س ۱۵} آنحضرت صلعم نے اونٹوں کا پیشاب لوگوں کو پلایا تھا۔ کیا حرام چیز میں شفا ہے؟

ج ۱۵} حدیث شریف میں ذکر آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پینے کے لئے فرمایا تھا جنکو استسقاء ہو گیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماکول اللحم جانور (جس کا گوشت حلال ہے) اس کا پیشاب بھی حرام نہیں۔ بوقت ضرورت اس کا استعمال جائز ہے۔ ائمہ حنفیہ میں سے امام محمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔ حرام چیز میں شفا نہیں۔ لا شفاء فی الحرام۔

س ۱۶} اس جگہ کے لوگ آنحضرت صلعم کا سایہ تصور نہیں کرتے۔ قرآن و حدیث سے اُن کے سایہ کا ثبوت دو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶} یہ بات یونہی بے ثبوت مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ جو کوئی بیان کرے اس سے اس کا ثبوت طلب کیجئے۔ اگر مل جائے تو ہمیں بھی اطلاع دیجئے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷} ہم لوگوں کو انتیسویں کا چاند نظر نہ آیا اس لئے شعبان کی تیس گنتی پوری کر کے چہار شنبہ کو روزہ رکھا۔ بعد قرب و جوار سے مثلاً دس سے لیکر چالیس میل تک کی خبریں موصول ہوئیں کہ چاند پیر کو دیکھ کر منگل کو روزہ ہوا اس وقت معتبر شہادت نہ ملنے کے باعث عمل نہ کیا۔ بعد میں معتبر شہادتیں موصول ہوئیں۔ اب یہاں کے چند صاحب فرماتے ہیں کہ قرب و جوار کی شہادت پر عمل کرنا ہوگا ورنہ طاق راتوں میں رد و بدل ہو جائیگا۔ آپ فرمائیں کہ ہم لوگ کس حساب پر طاق راتوں میں عبادت کریں۔ اور کیا روزہ بھی قضا رکھنا ہوگا؟
(محمد عبد اللہ از علیا تکرم۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان)

ج ۱۷} اگر قرب و جوار سے معتبر شہادتیں مل جائیں کہ چاند دیکھا گیا ہے تو اسی حساب سے شمار رکھیں۔

ahmadimuslim.de

متفرقات

شکریہ معاونین | گذشتہ اخباری سال کے اختتام پر ناظرین و معاونین اہلحدیث سے اپیل کی گئی تھی کہ اس کی اشاعت بڑھانے میں کوشش کریں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات نے شروع سال سے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔

جناب ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب۔ جناب مولوی عبدالعزیز صاحب اہل حدیث۔ جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب۔ جناب حکیم عبدالرحیم صاحب ۲ خریدار۔

ادارہ اہلحدیث جملہ اصحاب کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز دیگر خریداران و بہی خواہان سے توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی "اہلحدیث" کی اشاعت کو بڑھانے میں ضرور کوشش کرتے رہیں گے۔

قابل امداد بیوہ | مسماۃ فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین مرحوم ساکن شہر گجرات محلہ نور پھد ارائیاں مشرقی قابل امداد ہے۔ احباب خیر اس کی امداد فرمائیں۔

مدرسہ عربیہ دار التعلیم | مبارک پور ضلع اعظم گڈھ (جس کی بنا مولانا عبدالرحمن صاحب مبارک پوری نے ڈالی تھی) کی طرف سے منشی محمد عمر صاحب رکن مدرسہ بطور سفیر کلکتہ وغیرہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اہل خیر حضرات ان کی اعانت فرمائیں۔ (حاجی امانت اللہ ناظم و مہتمم مدرسہ عربیہ دار التعلیم مبارک پور ضلع اعظم گڈھ) (ہم داخل اشاعت فنڈ)

استدعا برائے حج | راقم کو عرصہ سے زیارت بیت اللہ کا از حد شوق ہے۔ کوئی صاحب خیر بطور ملازم خاکسار کو ساتھ لے جائیں تو عند اللہ ماجور ہونگے۔ (سید عبدالغفار رضوی معرفت سید احمد حسین رضوی مترجم چیفکورٹ لکھنؤ)

ضرورت ملازمت | خاکسار دینی مدرسہ میں ابتدائی تعلیم بخوبی دے سکتا ہے۔ امامت، خطابت یا سفارت کا کام بھی کر سکتا ہے۔ کسی مسجد میں امام یا خطیب یا کسی انجمن کو مبلغ یا سفیر کی ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (مولوی عبداللہ موضع کلس ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور)

مقدمہ وقف اہل حدیث | فیض آباد کے لئے تاحال صرف ۔۔۔ روپیہ کی امداد آئی ہے۔ اخراجات بہت ہیں۔ اہل حدیث مخیر حضرات توجہ فرمائیں۔ راقم مرزا مولوی محمد یوسف دفتر اہل الذکر فیض آباد۔ یوپی

ملک ابویحییٰ امام خان صاحب | نوشہروی جہاں کہیں ہوں مجھے اطلاع دیں۔ (راقم محمد خان گوندل ضلع گجرات)

"اہلحدیث" کے وی پی

سابقہ پرچہ میں مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب نے واپس کر دیا تو بعد واپسی بغیر قیمت وصول کئے اخبار جاری نہیں رہیگا۔

٢١١٣ - ٢٧٠٦ - ٣٧٧٢ - ۴١٢٠ - ۵۶۵٨ -
۵۶٧٢ - ۶۶٣٠ - ۶٨٨٠ - ۶٩٠٣ - ٧٠۵٨ -
٨١١۵ - ٨١۶۶ - ٨۶۶٣ - ٩٣۵٨ - ٩۶۴۵ -
٩۶۵٠ - ٩٨۵۴ - ١٠٠٨٢ - ١٠۴٠٨ - ١٠۴٢٧ -
١٠٧۴٩ - ١٠٧٧٢ - ١٠٧٧٨ - ١٠٧٨٢ - ١١١٠٢ -
١١۴۴٩ - ١١٧١٠ - ١١٧۵٣ - ١١٧٧٩ - ١١٩۴٩ -
١١٩۵۵ - ١٢٢۴۵ - ١٢٢۴٨ - ١٢٢۵٢ -
١٢٢۵۵ - ١٢٢۵۶ - ١٢٢۶١ - ١٢٢۶٣ -
١٢٢۶۶ - ١٢٢۶٧ - ١٢٣۵۴ - ١٢٣۵٨ -
١٢٣۶٩ -

درخواست برائے اہلحدیث | خاکسار کو اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کا از حد شوق ہے۔ مگر مفلسی کی وجہ سے قیمتاً تو درکنار غریب فنڈ سے بھی نہیں لے سکتا۔ اصحاب خیر میں سے کوئی صاحب راقم کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرا دیں۔ راقم ولی محمد لوہار مقام مونگ ڈاکخانہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام | شہر انبالہ کے معتمد عمومی سید غلام بھیک صاحب نیرنگ جملہ اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں صدقات و خیرات ادا کرتے وقت جمعیۃ ہذا کو بھی یاد رکھیں۔

کانفرنس اہل حدیث | کے لئے از جناب خلیل الرحمن صاحب اجمیر ۶۔ حکیم اللہ بخش صاحب پنجابی سلیجر آسام ۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | کے لئے از حکیم اللہ بخش صاحب مذکور ۔

مدرسہ مدینہ منورہ | کے لئے از شیخ محمود محمد ابراہیم صاحب چھاچھا ۔۔۔ جناب کفایت اللہ خان صاحب بریلی ۔۔۔ حکیم اللہ بخش صاحب ۔

مدرسہ مکہ معظمہ | کے لئے شیخ محمود محمد ابراہیم صاحب و جناب کفایت اللہ خان صاحب مذکورین ۔۔۔ ۔۔۔ روپیہ۔

غریب فنڈ | کے لئے اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ حالانکہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ سائلین کی تعداد کس قدر ہے۔ اگر رمضان المبارک میں بھی ان کے نام اخبار جاری نہ ہو سکا تو پھر کب ہوگا۔ پس مخیر حضرات و ارباب ذوق سے امید ہے کہ وہ اس فنڈ کی حتی الامکان امداد جلد فرمانے سے دریغ نہیں فرمائینگے۔

دعائے صحت | (۱) میرے والد مولوی عبدالعزیز تین ماہ سے درد گھٹنہ و نقرس میں مبتلا ہیں۔ (راقم عبدالحق از کوٹلی) (۲) میرے والد ۳۲ سال سے دمہ میں مبتلا ہیں۔ راقم ابوظفر متعلم مدرسہ دار الحدیث گوالیار (۳) راقم عرصہ سے ایک مرض میں پھنسا ہوا ہے۔ باوجود علاج کے صحت نہیں ہوئی۔ محمد زکریا از کھیڑہ ضلع فیروزپور۔ (۴) میں بھی ایک خطرناک علالت کا شکار ہوں۔ علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ محمد عبدالمجید مالندور ضلع سنتھال پرگنہ۔

ناظرین جملہ حضرات کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشفھم بشفائک وداوھم بدوائک۔

مصباح التوحید | جس میں مسئلہ توحید کو پوری وضاحت سے پیش کیا گیا ہے۔ صرف ۱ر کا ٹکٹ بھیجکر مفت حاصل کریں۔ پتہ: قریشی محمد ابراہیم ایس وی پشاور

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

یورپ میں کھلبلی

جب سے وزیراعظم برطانیہ اور وزیراعظم فرانس نے چیکوسلواکیہ کی قربانی دیکر جرمن کے ڈکٹیٹر سے صلح کی ہے یورپ میں کھلبلی پڑ گئی ہے۔

واقعات بھی کچھ ایسے ہی پیدا ہو گئے ہیں۔ چاروں طرف سے ان دونوں ملکوں کی وزارتوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ان سب کا مطلب اور مفہوم ایک ہی ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے چیکوسلواکیہ سے بے وفائی کی ہے۔ جرمن بھیڑیے کی ریس میں دوسرے ممالک نے بھی دانت دکھانے شروع کر دئیے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پولینڈ نے اپنا حصہ لیا اور ہنگری نے اپنا۔ یورپین ممالک کے حق میں ڈاکٹر اقبال مرحوم کا یہ شعر ہمیں رہ رہ کر یاد آتا ہے جو اپنے معنی میں کیسا صحیح ہے اور اس کی تعبیر کیسی معقول ہے ؎

جز از یں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند
بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

علم غیب تو خدا کو ہے مگر واقعات کی شہادت سے یہ کہنے میں ہم باک نہیں سمجھتے کہ تھوڑے عرصے تک یہ خبر سننے میں آجائیگی کہ حکومت چیکوسلواکیہ جرمن سلطنت کے ساتھ ملحق ہو گئی۔ وجہ یہ کہ اسکو اپنا مستقل وجود بحال رکھنے کی قوت نہیں اور کسی بڑی سلطنت کے وعدے پر بھروسہ نہیں رہا۔ ذرہ سے تمہید بدلنے پر جرمن بھیڑیا اسے کھا جائیگا۔ چنانچہ اسی کا یہ مطالبہ کہ چیکوسلواکیہ کا پریزیڈنٹ اس کے حسب منشا رکھا جائے اسکے ارادے کا اظہار کر رہا ہے۔ ادھر تو چیکوسلواکیہ اور وسط یورپ کے چھوٹے چھوٹے ممالک اس درجہ کو پہنچ گئے ہیں کہ جرمن کے منہ تو بلکہ ڈکٹیٹر ان کی ... [illegible] جاتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی سلطنتیں جرمن ڈکٹیٹر کے اشارے پر چل کر اپنا استقلال کھو بیٹھیں گی اور جرمن سلطنت کافی مضبوط ہو کر اپنے رقیبوں کے واسطے خطرے کا باعث بنے گی۔ یہی معنی ہیں اس آیہ کریمہ کے:-

تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

کانگرسی حکومتیں

کانگرسی حکومتوں کو برسراقتدار آئے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ روز بھی نہیں ہوئے کہ شکایتوں کے دفتر کھل گئے ہیں۔ ہم نے یوپی میں جا کر مسلمانوں کی زبانی بڑی شکایت یہ سنی کہ کانگرس کی روش اُردو زبان کے خلاف ہے نیت کا حال خدا کو معلوم ہے مگر اس میں شک نہیں یہ اختلاف اُس اختلاف کے مشابہ ہے جو نواب محسن الملک مرحوم کے زمانے میں ہندی اور اُردو کے نام سے پیدا ہوا تھا۔

گاندھی جی اور ان کی پارٹی اس کوشش میں ہیں کہ ملک میں ایک ایسی زبان جاری کی جائے جس کا نام تو "ہندوستانی" ہو مگر اس میں سنسکرت کے ٹھوس الفاظ داخل کئے جائیں۔ جس کا فائدہ بقول ان کے یہ ہوگا کہ ایسی زبان بنگال، گجرات، مہاراشٹر اور مدراس وغیرہ صوبوں میں اچھی طرح سمجھی جائے گی۔ تاہم وہ اس بات کو کھلے لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں کہ عربی، فارسی کے مروجہ الفاظ کو خارج نہیں کیا جائیگا بلکہ ان کو بحال رکھ کر مذکورہ صوبوں میں زیر استعمال سنسکرت الفاظ کو بھی جدید "ہندوستانی" زبان میں جگہ دی جائے گی۔

ہم اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس متوقع نئی زبان کو اُردو زبان کا قائم مقام قرار دیں جو سارے ملک میں بآسانی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

ہم اس دعوے کے ثبوت میں دو اخبار پیش کرتے ہیں جو دونو ایک ہی شخص کے زیر اہتمام نکلتے ہیں۔ ان دونوں کی زبان اُردو کہلاتی ہے۔ مگر ان دونوں میں اتنا فرق ہے کہ بغیر فرقہ واری امتیاز کے ہی ... [illegible] ایک کو نہیں سمجھ سکیگا اور دوسرے کو مڈل پاس بھی سمجھ لیگا۔ ان اخباروں کے نام "پرتاپ" اور "پرکاش" ہیں۔ دونوں اخبار اُردو زبان میں ہیں۔ دہلی کے باشندے جو ہندی اور ناگری سے ناواقف ہیں (ہندو ہوں یا مسلمان) "پرتاپ" کو سمجھ لیں گے "پرکاش" کو بخوبی نہیں سمجھ سکتے۔ مثال میں ہم ایک فقرہ پیش کرتے ہیں جسکو "پرتاپ" کی زبان میں یوں ادا کیا جاتا ہے:-

"آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں"

لیکن "پرکاش" کی زبان میں یوں بولا جائیگا:-

"آپ کی سیوا میں نویدن ہے"

اس کے علاوہ اخبار "پرکاش" سے ایک فقرہ نقل کر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو "پرکاش" لکھتا ہے:-

آریہ جگت میں سنتھاؤں کے خلاف ایک آواز سنائی دیتی ہے وچارشیل آریہ بھائو بھاؤ انوبھو کرتے ہیں کہ آریہ سماج کی سنتھائیں اُنتی کا ایک سادھن بننے کی بجائے اسکے راستہ میں ایک بھاری رکاوٹ بن رہی ہیں۔ (پرکاش ۶- نومبر ۳۸ء)

ناظرین! ہمارا خیال ہے کہ مرقومہ فقرے کو مسلمان تو الگ رہے پنجاب کے عام ہندو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کانگرس کی تحریک سے جو "ہندوستانی" زبان بنیگی اس کی مثال "پرکاش" کی انشاء میں مل سکتی ہے جس کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ فقرہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آیا اگرچہ مولانا ابوالکلام آزاد اسکی تائید کرتے ہیں کہ

جدید ہندوستانی میں سے عربی فارسی کے مروجہ الفاظ نکالے نہیں جائینگے۔ بلکہ ان کے ساتھ ہی سنسکرت کے مزید الفاظ داخل کئے جائیں گے۔

آپ شوق سے ایسا کریں مگر ہم اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا یہی سرکاری مدارس میں پڑھا جائیگا۔ مضمون کس زبان میں ادا کیا جائیگا۔ ان ... [illegible] سنسکرت کے ... [illegible] الفاظ بھی داخل کئے جائینگے تو عربی فارسی کے مروجہ الفاظ جو ان کے ... [illegible] سب نہیں ...

مجربات جیلانی۔ ہر انسانی مرض کے لئے مجرب ادویہ (۵) نعماتر نسخہ جات۔ حصہ اول عہ۔ دوم عہ۔ (منیجر اہلحدیث)

وہ اپنی جگہ پر بحال رہیں گے یا نکال دیئے جائینگے۔ اگر جدید الفاظ نے جگہ پالی تو پرانے الفاظ نکل گئے۔ اگر پرانے الفاظ بحال رہے تو نئے سنسکرت الفاظ کو جگہ نہ ملی۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ کانگرس زبان کی الجھن میں نہ پڑے بلکہ اسکو اپنی رفتار پر چھوڑ دے جس زبان میں ترقی کرنے کی قابلیت ہوگی وہ خود ہی ترقی کرے گی۔ کانگرس کم سے کم دس برس تک خاموش رہے ورنہ خطرہ ہے کہ نتیجہ وہی نکلیگا جو عیسائیوں کی بائیبل میں لکھا ہے کہ شروع دنیا میں بنی آدم نے ایک بہت اونچا مینار بنایا۔ خدا نے فرشتوں سے کہا کہ یہ تو اتفاق کرکے سب کچھ کرلیں گے آؤ ان کی زبان میں اختلاف ڈال دیں تاکہ متفق نہ ہوسکیں۔

زبانوں کا اختلاف انجام کار مقاصد کا اختلاف ہوکر موجب تفریق بن جاتا ہے۔ اور اس پر یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ؎

شوخ من ترکی و من ترکی نمے دانم

مدرسہ مصباح القرآن والسنہ کھنڈیلہ راجپوتانہ کا

سالانہ جلسہ

ناظرین! یہ مدرسہ عرصہ پنج سال سے علاقہ راجپوتانہ کھنڈیلہ میں دینی خدمت کر رہا ہے۔ علاقہ ہذا میں صرف یہی ایک واحد مرکزی درسگاہ ہے جو ہر سال طلباء پنجاب و میوات و بنگال و پورب و علاقہ راجپوتانہ وغیرہ کو علوم دینی کی تعلیم دیتی ہے اور جس نے آج تک بفضلہ تعالیٰ قوم سے چندہ کے لئے دست دراز نہیں کیا۔ مقامی جماعت اہل حدیث کھنڈیلہ ہی اپنی سرمایہ داری سے اسکی مالی امداد کرتی رہی اور انشاء اللہ کرتی رہے گی۔ خیر احباب کار کن جماعت نے مدرسہ کا بار اپنے ذمے رکھا ہے۔ مدرسے کے مدرس مولانا ابو محمد عبد الجبار صاحب محدث کھنڈیلوی ہیں جو تقریباً بائیس سال سے قرآن و حدیث کا درس دیتے رہے ہیں۔ مسائل کتب حدیث و دیگر فنون کی تعلیم ... طلباء کی تعداد ... کے قریب ہے ... طلباء کے قیام و طعام ... انتظام

اب تک مدرسہ کی کوئی مستقل عمارت نہ تھی مگر عرصہ تین سال سے کئی ہزار کی لاگت کی پختہ عالیشان عمارت تعمیر کرائی گئی ہے۔ جس میں متعدد درسگاہیں ہیں۔ طلباء کی رہائش کے لئے بہترین کمرے ہیں۔ جو طلباء و شائقین علم تفسیر و حدیث آنا چاہیں وہ شوال کی ۸۔۱۰ تاریخ تک آجائیں بشرطیکہ ان کی ابتدائی تعلیم صرف و نحو وغیرہ مکمل ہو۔ کھنڈیلہ ایک مشہور جگہ ہے آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے اور دہلی سے قریب ہے۔ وہ طلباء جو دہلی سے آنا چاہتے ہوں اُن کے لئے مدرسہ کی جانب سے بہت آسانی کردی گئی ہے وہ یہ کہ صدر بازار بارہ ٹوٹی حاجی اللہ دین گوٹہ والے کے کمرہ پر آجائیں وہاں سے اُن کو آمد و رفت کا کرایہ مل سکیگا اور مدرسے کے تفصیلی حالات معلوم ہوسکیں گے۔ امسال مدرسہ کا سالانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبد الجبار صاحب صدر مدرس پُر رونق ہوا۔ مقررین نے اپنی خوش بیانی سے علمی فضائل و مدرسہ کی کارگذاری کو بیان کیا۔ اتفاق سے مولانا حافظ عبد اللہ صاحب بنارسی برادر خورد مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ اس چشمہ علمی کو تا دیر قائم رکھے اور اس کے معاونین کی مدد فرمائے آمین!

معائنہ: بعض احباب کی فرمائش سے مجھے قصبہ کھنڈیلہ آنا پڑا۔ یہاں پہنچکر مدرسہ مصباح القرآن والسنہ کی عمارت دیکھی جو کہ نہایت ہی مستحکم و دلکش خوبصورت تقریباً تیرہ ہزار روپے کی لاگت سے بانیان مدرسہ نے تیار کرائی ہے۔ مولانا عبد الجبار صاحب جو کہ ایک کہنہ مشق قابل و متبحر عالم ہیں مدرسے کے مدرس اول ہیں۔ میں نے مدرسہ کا سالانہ امتحان لیا۔ طلباء نے نہایت ہی مستعدی سے تفسیر و حدیث و اصول حدیث صرف و نحو وغیرہ میں امتحانات دیئے اور تقریباً کل کے کل کامیاب ہوئے اور فائز المرام ہیں۔ امسال دو طالب علم مدرسے سے فارغ التحصیل ہوئے اصحاب کی دستار بندی جلسہ عام میں ہوئی اور مدرسہ کی سندیں دی گئیں۔ ماشاء اللہ یہ مدرسہ راجپوتانہ میں جماعت اہل حدیث کے لئے باعث فخر ہے۔ محمد یونس خطیب مدرس اول مدرسہ حضرت میاں صاحب ...

پھاٹک حبش خان دہلی۔ ۱۵ شعبان ...

المعلن:۔ حکیم ابو محمد عبد الستار سند یافتہ طبیہ کالج لاہور۔ پنجاب۔ (۵ داخل اشاعت فنڈ)

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

معزز ناظرین! جامعہ کی اقامت گاہوں میں مستطیع طلبا کے ساتھ غیر مستطیع طلبہ کے رہنے سہنے کا انتظام بھی ہے۔ ہمارے ہاں غیر مستطیع بچے عموماً یتیم ولاوارث مگر ہونہار ہوتے ہیں۔ لیکن جامعہ ان کی کفالت بالکل اسی طرح کرتی ہے جس طرح مستطیع طلبہ کی کی جاتی ہے۔ آپ ان اصحاب میں سے ہیں جو بفضلہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ جہاں آپ اور یتیم خانوں اور طلبہ کی اعانت فرماتے ہیں وہاں کچھ حصہ جامعہ کے نادار طلبہ کے لئے بھی مخصوص فرماکر ہمیں موقع دیجئے کہ ہم اپنے اس نئے طرز پر غیر مستطیع طلبہ کی تربیت کرسکیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے اس مصرف سے بہت سے ٹوٹے ہوئے دلوں کی تسکین ہوگی اور بہت سی اجڑی ہوئی زندگیاں سنور جائینگی۔ زندگیوں کا سنوارنا سب سے بڑی خدمت ہے

خادم:۔ ذاکر حسین ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (برلن) شیخ الجامعہ۔ دہلی

اہل خیر حضرات کی خدمت میں دو مسکینوں کی التجا

ہم دونوں میں سے ایک کی نظر حمائل شریف مترجم و محشی فرزند نوی امرتسری قیمتی مبلغ بلاجلد ... مبلغ مجلد اور دوسرے کی نظر ترتیب القرآن مترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم جسکے ایک صفحہ پر متن کلام مجید ہے۔ مقابل کے صفحہ پر ترجمہ اور حاشیہ پر جلی لغات عربی ہے۔ تقطیع ۲۹×۲۲ صفحہ قیمتی مبلغ ... بلاجلد اور ... مجلد علاوہ محصول ڈاک پر بھی ہوتی ہے۔ عرصہ سے ہم دونوں کو ان کے خریدنے کی تمنا اور آرزو ہے۔ بہا ہر کوشش میں ہیں مگر کامیابی نہ ہوئی آخر مجبور ہوکر آپ حضرات کو تکلیف دیتے ہیں کہ کوئی صاحب اہل خیر ہم لوگوں کو لے دیں آپ سے بڑا احسان ہوگا۔ راقمان رحمت اللہ و عبد الملک بوساطت مولوی عبد الحکیم صاحب ... ابی الحسن ... ضلع ...

ahmadimuslim.de

عجیب خیر رعایت

ایک قرآن شریف پانچ ترجمہ والا مفت

صرف رمضان المبارک تک اکٹھے پانچ قرآن مجیدوں کے خریداروں کو ایک جلد مفت دیجاویگی

جو

حضور نظام کا پسندیدہ پانچ ترجمہ والا شاہانہ قرآن مجید

جرمنی کے بہترین سفید کاغذ پر بہت اعلیٰ چھپا ہے

تہائی ہدیہ اس سے پہلے مجلد ہدیہ تیس روپے تھا۔ مگر اب صرف دس روپیہ بغیر جلد علاوہ محصولڈاک۔ یہ وہی قرآن شریف ہے جسکو اعلیٰحضرت حضور نظام نے دوران قیام دہلی میں نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس کی تفسیر کی وجہ سے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمایا۔ کیونکہ اس کی تفسیر علامہ مولانا حاجی شاہ احمد حسن صاحب قبلہ محدث نوراللہ مرقدہ کی جانکاہ محنت سے تیار ہوئی تھی اور کتابی صورت میں ایک روپے پارہ کے حساب سے اسی سال میں ہدیہ ہوگئی۔ اب وہ نایاب ہے۔

اس قرآن شریف کے حاشیہ اور ضمیموں میں پوری احسن التفاسیر ہے

تیس روپے کی تو فقط اسکے حاشیہ پر تفسیر ہی تفسیر ہے اور تفسیر بھی وہ نایاب ہے، جو آج آپ لینا چاہیں تو کسی ہدیہ پر بھی کسی جگہ سے نہیں مل سکتی۔

تمام ہندوستان کے علمائے کرام اور بزرگان دین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ہندوستان تو ہندوستان اسلامی دنیا میں بھی کسی جگہ اتنی خوبیوں کیساتھ ایسا قرآن مجید اس سے پہلے کبھی طبع نہیں ہوا۔ اس کی ایک سطر کا نمونہ آپ کے پیش نظر ہے اسمیں حسب ذیل پانچ ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ از جناب مولانا شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی۔ دوسرا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور تیسرا ترجمہ اُردو لفظی حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی۔ چوتھا ترجمہ اردو بامحاورہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب اور پانچواں ترجمہ حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی مدظلہ۔ علاوہ ازیں اور خصوصیات ہیں جن کا تذکرہ اس مختصر اشتہار میں نہیں ہوسکتا۔ سب سے بڑی اور قیمتی چیز اس قرآن مجید کی کامل احسن التفاسیر ہے۔ اور یہ ایسی چیز عالم کی ہے جس کے نام سے ہندوستان کا ہر فرد واقف ہے۔ اپنی سلاست بیان و اسلوب کے لحاظ سے یہ بے بہا چیز ہے کوئی اس سے بہتر ہو ہی تفسیر نہیں ہے۔

ہدیہ جلد چرمی [illegible] علاوہ محصولڈاک عاشی پارہ ہدیہ (عہ) قسم خاص سنہری جلد [illegible] علاوہ محصولڈاک

(نوٹ) [illegible] پانچ روپیہ پیشگی ضرور ارسال کریں۔

(ان کو ضرور ملاحظہ فرماویں)

سینکڑوں تصدیقوں میں سے چند کا خلاصہ

مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند

"منشی شفیع الدین صاحب مالک اقبال پرنٹنگ ورکس نے قرآن مجید طبع کرایا ہے۔ جس میں پانچ مستند ترجمے ہیں اسکے ساتھ ہی حاشیہ پر کامل اُردو میں تفسیر مسمی با احسن التفاسیر چھاپ دی گئی ہے۔ یہ تفسیر مولانا احمد حسن صاحب دہلوی کی بہترین تالیفات میں سے ہے۔ یہ کلام مجید بہت سی خوبیوں کا مجموعہ ہے اور بہت سے جواہرات کا خزینہ ہے۔ میری رائے ہے کہ کسی مسلمان کا گھر اس سے خالی نہ رہے"

مولوی عبدالرحیم صاحب مفتی اعلیٰ ریاست الور

"منشی محمد شفیع الدین صاحب مالک اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی کو جو شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب پروفیسر یونیورسٹی الہ آباد کے بھانجے اور خان بہادر شمس العلماء مولوی حاجی محمد ضیاء الدین خان صاحب ایل۔ ایل۔ ڈی پروفیسر پنجاب کے بھتیجے ہیں۔ مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اسلامی دنیا کے لئے ایک ایسا تحفہ مرتب کیا ہے جو آج تک نہیں ہوا تھا اس میں پانچ مستند ترجمے اور اُردو کی کامل تفسیر ہے۔ اسکے علاوہ بہت سی خوبیوں کا مجموعہ ہے اور بہت سے جواہرات کا خزینہ ہے۔ میں ہر مسلمان کو یہی رائے دونگا کہ اس کی ایک جلد ضرور منگا کر پڑھے"

مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی مصنف احسن المواعظ وغیرہ

"فی الحقیقت نہایت کامیاب اور کارآمد تفسیر ہے احسن التفاسیر قرآن مجید کے مطالب کو نہایت عام فہم اور سلیس و سہل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اہل اسلام ضرور خریدیں کہ تھوڑے سے ہدیہ میں جنت الفردوس ملی جارہی ہے"

مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی مفسر تفسیر حقانی

"مسلمانوں کو احسن التفاسیر کا مطالعہ بے حد مفید ہے اور اس کی اشاعت موجب اجر عظیم ہے"

مولوی سید عبدالسلام صاحب دہلوی نبیرہ مولوی نذیر حسین صاحب دھلوی

"یہ تفسیر بہت سی خوبیوں پیش نظر رکھتی ہے واقعی یہ قابل قدر چیز ہے"

مولوی سید ابوالحسن صاحب دہلوی

"احسن التفاسیر قابل قدر و قابل دید ہے۔ میں [illegible] [illegible] نہایت [illegible]"

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

قرآن شریف معریٰ کلاں اس قرآن مجید کا طول و عرض ۱۰×۱۳ انچ ہے بسلسلہ نمبر ۵ کے نام سے مشہور ہے ۔ اس قدر روشن حروف اور صاف جلی قلم کہ پڑھتے ۔ کمزور نظر والے اصحاب بھی بغیر عینک کے اچھی طرح وضاحت سے تلاوت کر سکتے ہیں ۔ حروف الگ الگ ۔ ہر پارہ ہر سب کا درست سے اپنے اپنے مقام پر لگے ہوئے ہیں ۔ کاغذ نہایت دبیز اور سفید ہر پارہ علیحدہ علیحدہ ہے ۔ صحت بھی نہایت عمدہ ہے ۔ ۔ ۔ معریٰ کلاں میں اس سے بہتر دوسرا قرآن شریف آپ کو نہیں مل سکتا ۔ جلد نہایت مضبوط ہے ۔ ہدیہ رعائتی تین روپیہ آٹھ آنہ (ے) محصولڈاک ایک جلد پر دو روپے چار آنہ (ے) لگتا ہے ۔ نوٹ :- اکٹھی پانچ جلد کے لئے نصف ریلوے محصول معاف ۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ

کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے ۳ نہیں جنا اس نے

موضح القرآن کرتے مدد حضرت کی قسم میں پڑا ۔ ایک دفعہ حضرت نے ... کیا سب قریش کو پکار کر ۔ اس ... سب لوگوں کو ... پکارتا ہے اللہ ... اسی کی

قرآن شریف مترجم یہ قرآن مجید کا کاغذ نہایت ہی موٹا اور مضبوط ۔ لکھائی چھپائی بہترین ۔ حروف نہایت روشن ہیں ۔ جس میں ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا اور حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن کا اقتباس ... صاحب محدث دہلوی کا ہے ۔ جس کے پڑھنے اور دیکھنے کے بعد اول تو قرآن مجید کے پڑھنے کا لطف آتا ہے ۔ دوسرے عربی کا ترجمہ خود کرنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے ۔ یہ خصوصیت اسی ترجمہ میں ہے ۔ شروع میں تمام قرآن مجید کی فہرست مضامین اور مضمون کی مختصر سوانح عمری بھی درج ہے ۔ تقطیع ۲۹×۲۱ وہ صفحہ طول ۱۳ انچ و عرض ۱۱ انچ ۔ ... کے نام سے مشہور ہے ۔ ہدیہ رعائتی کاغذ سفید مجلد پانچ روپیہ آٹھ علاوہ محصولڈاک ۔ کاغذ معریٰ رنگین نہایت خوشنما ۔ مجلد سات روپے علاوہ محصول ڈاک ۔ ایک جلد پر محصول ڈاک ۔ ۔ ۔ لگتا ہے ۔ نوٹ :- (اکٹھی) زیادہ جلدوں کی خریداری پر آپ کو محصول میں کفائت ہوگی ۔

تفسیر موضح القرآن اور قریب کہ وہ محنت ... جاوے ... اسی کی ... کم آسا ...

ترجمہ فارسی و ... اے فرزندان ... یاد کنید آں نعمت ... و ... بر شما ...

وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ۝ يٰبَنِيٓ إِسْرٰٓءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ

اور یہ کہ طرف اسی کے پھر جانے والے ہیں ۔ اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمت میری ۔ وہ جو انعام کی ہے اوپر

قرآن مجید نمبر ۳ قرآن مجید مطبع مصطفائی دہلی کا شہرہ تمام ہندوستان بلکہ تمام دنیا میں ہے جس کا ثانی آج تک طبع نہیں ہوا ۔ حالانکہ اس قرآن پاک کی نقل بھی متعدد مطابع نے کی مگر اصل اصل اور نقل نقل ہی ہوتی ہے ۔ ... الانفراد مختصر یہ ہیں ۔ (اول) یہ قرآن مجید خاص منشی ممتاز علی صاحب دہلوی مہاجر مکہ ... کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے ... صاحب کے اہتمام خاص سے طبع ہوا ہے ۔ (دوم) قلم جلی ... کو ضعیف و ناتواں ... سال سب کو یکساں فائدہ بخشتا ہے ۔ (سوم) اردو ترجمہ ... شاہ رفیع الدین صاحب ... حاشیہ پر شاہ ولی اللہ صاحب کا اور فوائد شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ کے ۔ (چہارم) تمام بسم اللہ شریف بخط طغریٰ جو یکسے ایک نہیں ہیں ۔ جس کو منشی صاحب موصوف کی جدت طبع یا لیاقت ... (پنجم) تمام ... کو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ۔ علاوہ ان سب خوبیوں کے صحت ... کوشش کی گئی ہے ۔ کاغذ سفید چکنا اور ان خوبیوں پر ایک خوبی مستزاد ہے کہ ہدیہ نہایت قلیل کہ امیر و غریب یکساں فائدہ اٹھا سکیں ۔ ہدیہ رعائتی ... سفید چکنا حاشیہ دار مجلد طغریٰ آٹھ روپے ۔ محصول ڈاک ... سائز ۱۳×۱۱ انچ ہے ۔

مومیائی ۱۶؍

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جریان
یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ....
کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ
کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے
تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد
عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جا سکتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؍۔ آدھ پاؤ ۳؍
پاؤ بھر ۶؍ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک
علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں
کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب سید عبدالعلیم صاحب پنشنر دموہ۔ مجھ کو آپ کی
مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپکو اسکا اجر دیگا
بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک اور
منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک
اور ارسال فرمائیں ؟ (۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء)
جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوڑا۔ میں سے
قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں
جو نہایت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم آدھ پاؤ اور
میرے نام [illegible] روانہ فرما کر ممنون فرمائیں۔
(۲۶ ستمبر ۱۹۳۷ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ حکیم سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے
بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔
احمر قانی حضرات اہل علماء و حکماء و دیگر معززین
جن کے اسماء مع تصدیقات بار ہا اخبارات میں شائع
ہو چکے ہیں۔ تازہ ترین شہادات از جناب مولانا
حافظ محمد حسین صاحب [illegible] حال خطیب جامع مسجد
اہل حدیث کو [illegible]۔
"میں پاؤں کے درد [illegible] ہونے سے مبتلا تھا۔ آپکے
آئل ایشی کے [illegible] احمر قانی مرحمت کیا تھا اسکے
استعمال سے درد [illegible] ہو کر فائدہ نظر آیا۔ لہذا
قیمتاً عنایت کریں"
یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض
درد اعضاء [illegible]۔ ورم چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔
کھانسی۔ دمہ [illegible]۔ نمونیا۔ جھوٹا ڈبہ اطفال۔ دانت
اترنا۔ درد دو [illegible]۔ جلے دکھتے ہوئے زخموں وغیرہ
میں اکسیر و مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (عہ)
پتہ:- مینیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلی پاڑہ ضلع ہوگلی

طلائے اعظم ۱۲؍

ہمبری ہمتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی
ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب
ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلہ وغیرہ نہیں
ہوتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندی و فربہی لاتا
ہے۔ کام کاج میں بالکل حرج نہیں۔ قیمت ۱۲ محصولڈاک ۸؍
المشتہر مینیجر رائل ڈسپنسری دھوم پٹیالہ

بیت الادویات ہندوستان

اس کتاب میں انگلینڈ۔ جرمنی۔ فرانس۔ امریکہ اور
ہندوستان کے تین سو مشہور و معروف ادویات کے
نسخہ جات درج ہیں۔ ضرور منگائیں۔ قیمت عہ
محصول [illegible]۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۱۲؍

غزنوی شعری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہتی ہے
پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

شائقین عطر کو خوشخبری

رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور و مقبول عطریات
عطر مہدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر حنا
شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ
[illegible] روغن گیسو [illegible] فی شیشی
نوٹ:- مجلہ قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بھی یہاں فروخت
منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔
پتہ:- اشرف علی محمد علی تاجر عطر جات [illegible]

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدہ کا خیال
کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر اعظم کے استعمال سے
معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ
محصولڈاک علاوہ۔ نمونہ مفت [illegible]
مینیجر اکسیر اعظم ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

(۲۶)

خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

یہ خمیرہ جسم کے ناتواں حصوں میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے سستی و کاہلی سے چہرہ کھلتا اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مزید طاقت مردی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ زکام، سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے وقت دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمزوری نسیان کی بیماریاں کافور ہوتی ہیں۔

قیمت فی شیشی ... روپیہ آٹھ آنہ ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:- منیجر دواخانہ پنجاب علی برادرز۔ ہال روڈ۔ کوٹھی ...

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں:-

... مقصود عالم امرتسر (پنجاب)

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۵۹۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمٰی ناظر دا ابیوق ذات ... ساکنہ شاہ پور چھوڑہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{11}{38}$ ۲۲ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ تذکرۃ علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب و آثار ... کے گیارہ جواب۔ ... کے چار جواب۔ مآلی انا نزع القرآن کے پانچ جواب من کان له امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔ از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۴ء حصہ اول ... کے بجائے ۱۲ پر اور حصہ دوم ... کے بجائے ... پر روانہ کی جائے گی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- حکیم ابوالفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارکپور معرفی پورہ۔ ضلع اعظم گڑھ

(۲۷)

کتب خانہ تنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیں

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۵۸۸

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمٰی جمال ... ولد ... ذات ... ساکنہ ... تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ ... ایک درخواست دی ہے اور ... بمقام شکرگڑھ ... کی سماعت کے لئے یوم ... مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور کے جملہ قرض خواہ ... تاریخ مقررہ پر بورڈ کے ...

دستخط چیئرمین ... شکرگڑھ۔

بورڈ کی مہر

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ...)

دعا لاشریک کی قسم بالکل درست ہے بے اثر ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس بات تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی و پرہیزگار عالم کی زبانی ... ہوتی ہے ... شیشی ...

پتہ:- ... (پنجاب)

شفائی برقی پریس امرتسر

مطبع ہذا میں ہر قسم کی سادہ اور رنگدار چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ، گاہک کے حسب منشا اور بروقت کیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آزمائش کریں۔

منیجر شفائی برقی پریس امرتسر

... صنعت

... جاننے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں موسم گرما میں نیپال ہر قسم اور موسم سرما میں ... اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور علاوہ ... فروش ... دیگر ... فروخت کئے جاتے ہیں۔

آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

پتہ:- منیجر ... بازار دہلی

مجرب علاج

... کی تاریخ۔ اصول ... علاج الامراض ... بطور ... ہیں۔

قیمت ... روپیہ محصول ڈاک علاوہ۔

منیجر ... امرتسر